Postal Reg.No:PB-0258/2002

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 51   وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ   شمارہ 18

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

17 صفر 1423 ہجری 1 ہجرت 1381 ہش 1 مئی 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 27 اپریل 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور پرنور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت 'کبریائی' کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

براہین احمدیہ میں خدا کی یہ پیشگوئی موجود ہے 'دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا'

سو ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا اپنے حملوں کو نہیں روکے گا اور نہ بس کرے گا جب تک کہ دنیا پر میری سچائی ظاہر نہ ہو جائے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب سے خدا نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود کا خطاب دیا ہے میری نسبت جوش اور غضب ان لوگوں کا جو اپنے تئیں مسلمان قرار دیتے ہیں اور مجھے کافر کہتے ہیں انتہا تک پہنچ گیا ہے۔ پہلے میں نے صاف صاف اَدِلّہ کتاب اللہ اور حدیث سے اپنے دعوے کو ثابت کیا۔ مگر قوم نے دانستہ ان دلائل سے منہ پھیر لیا۔ اور پھر میرے خدا نے بہت سے آسمانی نشان میری تائید میں دکھلائے مگر قوم نے ان سے بھی کچھ فائدہ نہ اٹھایا اور پھر اُن میں سے کئی لوگ مباہلہ کے لئے اٹھے۔ اور بعض نے علاوہ مباہلہ کے الہام کا دعویٰ کر کے یہ پیشگوئی کی کہ فلاں سال یا کچھ مدت تک ان کی زندگی میں ہی یہ عاجز ہلاک ہو جائے گا۔ مگر آخر کار وہ میری زندگی میں خود ہلاک ہو گئے۔ مگر نہایت افسوس ہے کہ قوم کی پھر بھی آنکھ نہ کھلی۔ اور انہوں نے یہ خیال نہ کیا کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ہر ایک پہلو سے وہ مغلوب نہ ہوتے قرآن شریف ان کو جھوٹا ٹھہراتا ہے۔ معراج کی حدیث اور حدیث اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ ان کو جھوٹا ٹھہراتی ہے۔ مباہلوں کا انجام اُن کو جھوٹا ٹھہراتا ہے۔ پھر اُن کے ہاتھ میں کیا ہے جو خدا کے اس فرستادہ کی دلیری سے تکذیب کر رہے ہیں جو تقریباً چھبیس برس سے ان کو حق اور راستی کی طرف بلا رہا ہے۔ کیا اب تک انہوں نے آیت کریمہ یُصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ (سورہ المؤمن ۲۹) کا مزہ نہیں چکھا۔ کہاں ہے مولوی غلام دستگیر جس نے اپنی کتاب فیض رحمانی میں میری ہلاکت کے لئے بددعا کی تھی۔ اور مجھے مقابل پر رکھ کر جھوٹے کی موت چاہی تھی؟ کہاں ہے مولوی چراغ دین جموں والا جس نے الہام کے دعوے سے میری موت کی خبر دی تھی اور مجھ سے مباہلہ کیا تھا۔ کہاں ہے فقیر مرزا جو اپنے مریدوں کی ایک بڑی جماعت رکھتا تھا جس نے بڑے زور شور سے میری موت کی خبر دی تھی اور کہا تھا کہ عرش پر سے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ شخص مفتری ہے آئندہ رمضان تک میری زندگی میں ہلاک ہو جائے گا۔ لیکن جب رمضان آیا تو پھر آپ ہی طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ کہاں ہے سعد اللہ لودہانوی؟ جس نے مجھ سے مباہلہ کیا تھا اور میری موت کی خبر دی تھی۔ آخر میری زندگی میں ہی طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ کہاں ہے مولوی محی الدین لکھو کے والا؟ جس نے مجھے فرعون قرار دے کر اپنی زندگی میں ہی میری موت کی خبر دی تھی۔ اور میری تباہی کی نسبت کئی اور الہام شائع کئے تھے۔ آخر وہ بھی میری زندگی میں ہی دنیا سے گزر گیا۔ کہاں ہے بابو الٰہی بخش صاحب مؤلف ''عصائے موسیٰ'' اکونٹنٹ لاہور؟ جس نے اپنے تئیں موسیٰ قرار دے کر مجھے فرعون قرار دیا تھا اور میری نسبت اپنی زندگی میں ہی طاعون سے ہلاک ہونے کی پیشگوئی کی تھی۔ اور میری تباہی کی نسبت اور بھی بہت سی پیشگوئیاں کی تھیں۔ آخر وہ بھی میری زندگی میں ہی اپنی کتاب عصائے موسیٰ پر جھوٹ اور افتراء کا داغ لگا کر طاعون کی موت سے بصد حسرت مرا۔ اور ان تمام لوگوں نے چاہا کہ میں اس آیت کا مصداق ہو جاؤں کہ اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْهِ کَذِبُهٗ (سورہ المؤمن) لیکن وہ آپ ہی اس آیت ممدوحہ کا مصداق ہو کر ہلاک ہو گئے۔ اور خدا نے ان کو ہلاک کر کے مجھ کو اس آیت کا مصداق بنا دیا وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ (المؤمن) کیا ان تمام دلائل سے خدا تعالیٰ کی حجت پوری نہیں ہوئی۔ مگر ضرور تھا کہ مخالف لوگ انکار سے پیش آتے کیونکہ پہلے سے یعنی آج سے چھبیس برس پہلے براہین احمدیہ میں خدا کی یہ پیشگوئی موجود ہے۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ سو ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا اپنے حملوں کو نہیں روکے گا اور نہ بس کرے گا جب تک کہ دنیا پر میری سچائی ظاہر نہ ہو جائے۔

لیکن آج ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء کو میرے دل میں ایک خیال آیا ہے کہ ایک اور طریق فیصلہ کا ہے شاید کوئی خداترس اس سے فائدہ اٹھاوے اور انکار کے خطرناک گرداب سے نکل آوے۔ اور وہ طریق یہ ہے کہ میرے مخالف منکروں میں سے جو شخص اشد مخالف ہو اور مجھ کو کافر اور کذاب سمجھتا ہو وہ کم سے کم دس نامی مولوی صاحبوں یا دس نامی رئیسوں کی طرف سے منتخب ہو کر اس طور سے مجھ سے مقابلہ کرے جو دو سخت بیماروں پر ہم دونوں اپنے صدق و کذب کی آزمائش کریں۔ یعنی اس طرح پر کہ دو خطرناک بیمار لیکر جو جدا جدا بیماری کی قسم میں مبتلا ہوں قرعہ اندازی کے ذریعہ سے دونوں بیماروں کو اپنی اپنی دعا کے لئے تقسیم کر لیں پھر جس فریق کا بیمار بکلی اچھا ہو جاوے یا دوسرے بیمار کے مقابل پر اس کی عمر زیادہ کی جائے وہی فریق سچا سمجھا جاوے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور میں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر بھروسہ کر کے یہ خبر دیتا ہوں کہ جو بیمار میرے حصہ میں آوے گا یا تو خدا اسے بکلی صحت دے گا اور یا بنسبت دوسرے بیمار کے اس کی عمر بڑھا دے گا۔ اور یہی امر میری سچائی کا گواہ ہوگا۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر یہ سمجھو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں۔ لیکن یہ شرط ہوگی کہ فریق مخالف جو میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ خود اور ایسا ہی دس اور مولوی یا دس رئیس جو اس کے ہم عقیدہ ہوں یہ شائع کر دیں کہ درحالت میرے غلبہ کے وہ میرے پر ایمان لائیں گے اور میری جماعت میں داخل ہوں گے اور یہ اقرار تین نامی اخباروں میں شائع کرانا ہوگا۔ ایسا ہی میری طرف سے بھی یہی شرائط ہونگی۔ ...... اس قسم کے مقابلہ سے فائدہ یہ ہوگا کہ کسی خطرناک بیمار کی جو اپنی زندگی سے نومید ہو چکا ہے خدا تعالیٰ جان بچائے گا اور احیاء موتیٰ کے رنگ میں ایک نشان ظاہر کریگا اور دوسرے یہ کہ اس طور سے یہ جھگڑا بڑے آرام اور سہولت سے فیصلہ ہو جائے گا۔ والسلام علی من اتبع الھدی۔

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود (۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء) (چشمۂ معرفت صفحہ ۲ تا ۴)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

مجلس علم وعرفان ۱۹ فروری ۱۹۸۴ء بمقام ناصر آباد، سندھ، پاکستان

جہاد کا حقیقی مفہوم

از سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

﴿مرتبہ یوسف سلیم ملک﴾

[سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فروری ۱۹۸۴ء میں سندھ کے دورے میں تین چار روز کے لئے ناصر آباد میں بھی قیام فرمایا تھا۔ اس دوران مورخہ ۱۹ فروری بعد نماز مغرب مجلس علم و عرفان میں جہاد کے بارہ میں بھی ایک سوال ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے جہاد کا غلط تصور اور اس کے جو خطرناک مضمرات بیان فرمائے تھے وہ اب حرف بحرف پورے ہو رہے ہیں۔ احباب کے ازدیاد علم و ایمان کے لئے اس سوال کا جواب ذیل میں اپنی ذمہ داری پر پیش ہے۔ (مدیر)]

☆......☆......☆

جہاد کے متعلق جماعت احمدیہ کے خلاف آئے روز اعتراض اٹھائے جاتے ہیں ان کے جوابات سے جماعت احمدیہ کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ آج اس مجلس میں بھی ایک غیر از جماعت دوست نے سوال اٹھایا کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جہاد کو حرام کر دیا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کا بڑی تفصیل سے جواب دیا جس میں ہمارے موقف کا اعادہ بھی ہے اور استدلال کے بعض نئے پہلو بھی ہیں جو اپنی ندرت اور جدت میں نہایت دلکش بھی ہیں اس لئے حضور نے اس موقع پر جو جواب دیا اسے ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

مذہب کے نام پر جارحانہ جنگ کرنا منع ہے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پہلے تو یہ بات ہی غلط ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جہاد کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ آپ نے مولویوں سے سنا ہوا ہے کہ جہاد کو حرام قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تفصیل سے مختلف کتب میں جہاد کا مضمون بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ میں کس چیز کو حرام کہتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ مولویوں نے جہاد کا ایک غلط مطلب نکال لیا اور اس کو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا، اس کے نتیجہ میں ساری دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کا موجب بن گئے اور اب لوگ اس مذہب کو وحشیانہ مذہب کہتے ہیں اور اس سے نفرت کرتے ہیں حالانکہ قرآن کریم نے وہ تعلیم نہیں دی جسے مولوی جہاد کے نام پر لوگوں میں بیان کرتے ہیں۔ یہ ہے جہاد کے بارہ میں وضاحت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے کہ کس تعلیم کو آپ جہاد نہیں سمجھتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں جہاد کرنے کی شرائط بیان ہوئی ہیں اگر وہ شرائط موجود نہ ہوں تو مذہب کے نام پر جارحانہ جنگ کی اجازت نہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی قوم اگر آپ کو مذہبی لحاظ سے تنگ نہیں کرتی، آپ پر ظلم نہیں کرتی تو اس سے صرف مذہبی اختلاف کی وجہ سے لڑنا جائز نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں مذہبی اختلاف کی بناء پر کسی کو تلوار کے زور سے مسلمان بنانے کی کوشش میں قتل کر دینا یہ اسلامی تصور جہاد ہے ہی نہیں بلکہ جہاد کی جاہلانہ تعلیم ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حرام قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اسلامی تعلیم کے مطابق یہ جہاد ہے ہی نہیں۔

پر امن مذہب کے نام پر بدنامی کا داغ

پس جہاد کے ذکر میں جہاں جہاں بھی حرام کا لفظ آیا ہے وہاں اس کی تشریح کرتے ہوئے اس کی تفصیل بھی بیان فرمادی گئی ہے کہ کیا چیز حرام ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ایک ہندو کسی پٹھان کے قابو میں آجاتا ہے اور مولوی اس کو کہتا ہے کہ اس کو قتل کر دو یہ جائز ہے تمہیں ثواب ہوگا۔ وہ پرلا جہالت میں اسے مار دیتا ہے یہ سمجھ کر کہ یہ جہاد ہے تو یہ کہاں کی اسلامی تعلیم ہے۔ اسلام تو امن کا مذہب ہے اس کا نام ہی امن اور سلامتی ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا مذہب کے نام پر اختلاف مذہب کی وجہ سے کسی کو قتل کرنا یہ حرام ہے البتہ اگر وہ شرطیں اکٹھی ہو جائیں جو قرآن کریم میں جہاد کی بیان کی گئی ہیں تو اس وقت جہاد فرض ہو جائے گا۔ یعنی دشمن محض اس لئے کہ کوئی خدا کو قبول کرتا ہے یا اس کے پیغمبر کو قبول کرتا ہے تو اس کے مذہب میں دخل دے یا تلوار کے زور سے اسے مذہب تبدیل کرنے کا حکم دے یا اس کو عبادت نہ کرنے دے اور مذہب میں جبراً دخل دینا شروع کر دے تو اس وقت جہاد کی شرطیں پوری ہو جائیں گی اور جہاد فرض ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تلوار کا جہاد تو کبھی کبھی فرض ہوتا ہے لیکن جہاد کبیر جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے تم اس جہاد کی طرف کیوں نہیں آتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا "رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ"۔ کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں۔ اب یہ بڑا جہاد کیا ہے؟ یہ قرآن کریم کے ذریعہ اپنے نفس کو رام کرنا، اصلاح احوال کرنا، دنیا کو پیغام حق پہنچانا یعنی اسلام کی تبلیغ کرنا جہاد اکبر ہے۔ تلوار کا جہاد جو کبھی کبھی فرض ہوتا ہے جب حالات مجبور کریں تو مسلمانوں کا تلوار اٹھانا جہاد اصغر کہلاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء سے یہ فرمایا کہ تم جہاد کبیر کو چھوڑ کر جہاد صغیر کے فتوے دے رہے ہو جبکہ اس جہاد کی اس وقت شرائط ہی موجود نہیں۔ یہ وہ تعلیم ہے جو مرزا صاحب نے دی جس کے پیچھے مولوی پڑ گئے اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ مرزا صاحب نے جہاد کو حرام قرار دے دیا ہے حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی جہاد کو کبھی حرام قرار نہیں دیا۔

علماء کے قول اور فعل میں کھلا تضاد

اب ان علماء سے پوچھنا چاہئے کہ اگر وہ جہاد کا وہی عقیدہ رکھتے ہیں جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حرام قرار دیا ہے اور تم ان کے پیچھے پڑ گئے کہ دیکھو جہاد کو حرام قرار دے دیا ہے لیکن تم تو اس جہاد کے قائل تھے تو پھر تم انگریزوں سے لڑے کیوں نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد تم نے انگریزوں کے خلاف کون سی تلوار اٹھائی ہے۔ ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کو مار رہے تھے تم نے ان سے لڑائی کیوں نہیں کی۔ جب پارٹیشن ہوئی تو بھاگ کر تمہیں یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ تم تو تلوار کے جہاد کے قائل تھے تمہیں تو تلوار کے ساتھ انگریزوں اور ہندوؤں سے لڑائی کرنی چاہئے تھی۔ لیکن اس وقت اگر کوئی مسلمانوں کے حقوق کے لئے لڑا ہے تو وہ احمدی لڑا ہے۔ مسلمان اخبار یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ اس وقت قادیان وہ جگہ تھی جہاں علاقے کے سارے مسلمان پناہ کے لئے اکٹھے ہوتے تھے ان کے کھانے کا انتظام کیا جاتا تھا امرتسر تک جماعت اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی خدمت کر رہی تھی۔

پس جب وقت آتا ہے اس وقت تو صرف احمدی میدان عمل میں نظر آتے ہیں اور جو اس بات کے قائل ہیں کہ ہر وقت لڑائی ہونی چاہئے اور ہر غیر مسلم سے تلوار کے زور سے دین منوانا چاہئے وہ میدان میں نظر نہیں آتے۔ انہوں نے اپنے دعویٰ پر عمل کیوں نہیں کیا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کے دعوے بھی جھوٹے ہیں اور وہ خود بھی جھوٹے ہیں۔

اب آپ بتائیے کہ اگر جہاد کا یہی مطلب ہے کہ مذہبی اختلاف کی بناء پر لڑائی کر لینی چاہئے تو ہندوستان سے لڑتے کیوں نہیں۔ وہاں جو دس کروڑ مسلمان بیٹھے ہوئے ہیں وہ حرام کی زندگی بیٹھے ہوئے ہیں، کیوں نہیں ہندوؤں سے لڑتے۔ یہاں جو عیسائی اور دوسرے مذاہب والے لوگ ہیں ان سے لڑائی کیوں نہیں شروع کر دیتے۔ پس ان کا دعویٰ کچھ اور ہے اور ان کا عمل کچھ اور ہے۔ جھوٹا وہی ہوتا ہے جس کے قول اور فعل میں تضاد ہو۔

احمدی کہتے ہیں جہاد اکبر ہر حالت میں فرض ہے۔ چنانچہ وہ اپنے دعویٰ کے مطابق ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن کریم کی اشاعت کر رہے ہیں۔ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں قرآن کریم کے ذریعے جہاد میں مصروف نہ ہوں۔ پس ہم سچے ہیں۔ مولویوں نے فرضی باتیں بنائی ہوئی ہیں جن کے ذریعہ احمدیت کو بدنام کرنے کی خاطر لوگوں کو اشتعال دلاتے ہیں حالانکہ ان کا اپنا عمل وہ نہیں ہے جس کا وہ اظہار کرتے ہیں۔

ان کا جہاد تو ویسے ہی ہے جیسے ایک ہندو بیچارا ایک دفعہ ایک پٹھان کے قابو آ گیا تھا۔ وہ بیچارا اکیلا تھا پٹھان نے اسے قابو کر لیا۔ مولویوں نے کہا ہوا تھا کہ ایسی صورت میں یا زبردستی مسلمان کرو ورنہ قتل کر دو۔ چنانچہ پٹھان نے اس کو زیر کر کے کہا کلمہ پڑھو ورنہ میں تمہیں ذبح کرتا ہوں۔ پہلے تو ہندو بیچارے نے منت سماجت کی خدا کا واسطہ دیا کہ معاف کر دو میں زبردستی کس طرح مسلمان ہو جاؤں گا یعنی اگر میرے دل میں اسلام نہیں ہوگا تو زبردستی کس طرح مسلمان ہو جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ مجھے اس کا کچھ پتہ نہیں مجھے اتنا پتہ ہے مولوی نے فتویٰ دیا ہے کہ کافر کو مسلمان کرو ورنہ قتل کر دو۔ ہندو نے جان بچانے کے لئے آخر کہا کہ اچھا پھر مجھے کلمہ پڑھا دو اور مسلمان کر لو۔ اس پر پٹھان نے کہا خو! تمہارا قسمت اچھا کلمہ مجھے بھی نہیں آتا آج اگر مجھے کلمہ آتا تو میں تجھے مسلمان کر لیتا۔ جہالت کی یہ حد ہے۔ تم غیر مذاہب کے لوگوں کو کلمہ پڑھاتے نہیں، ان کو نماز سکھاتے نہیں، اسلامی اخلاق کا درس دیتے نہیں یہ جہاد اکبر یا جہاد کبیر تو کرتے نہیں لیکن الٹا یہ تعلیم دیتے ہو کہ تلوار اٹھاؤ اور قتل و غارت شروع کر دو۔ جو لوگ مذہب سے اختلاف کریں ان کو تہ تیغ کر دو غرض اسی غلط عقیدہ کی وجہ سے مولوی ساری دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کا موجب بن گئے ہیں۔

مسلمان علماء کی خوفناک غلطی

غرض اس قسم کی تعلیم دینے والوں نے اسلام کو سب سے بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ انگریزوں نے کیوں ہندوستان میں ہندوؤں پر اعتبار کیا اور مسلمانوں کو پیچھے پھینکا۔ اس لئے کہ یہ مولوی کہتے تھے کہ جب ہمارے ہاتھ طاقت آئے گی ہم تمہیں تلوار کے زور سے تباہ و برباد کر دیں گے۔ انگریزوں نے کہا اگر تمہاری یہ نیت ہے تو پھر ہم نے تمہیں طاقت میں آنے ہی نہیں دینا۔ نہ طاقت آئے نہ تم ہمیں برباد کرو۔ چنانچہ اب بھی بین الاقوامی سیاست میں یہ بات چل رہی ہے اور یہودی سیاستدان اس چیز سے بے حد فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

اخبار بدر میں اشتہار
دے کر اپنے کاروبار کو
فروغ دیں

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

خطبہ جمعہ

جو صلہ رحمی کرے گا اس کے رزق میں اللہ تعالیٰ برکت عطا کرے گا

انسان اپنی کی ہوئی غلطیوں کی وجہ سے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔

حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ رزق میں وسعت اور برکت کے لئے آنحضرتؐ کی بعض دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۸؍ جنوری ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۸؍ صلح ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

اللہ تعالیٰ کی صفات رازق اور رزّاق سے متعلق جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے وہی اس خطبہ میں بھی ہوگا اور شاید اگلے خطبہ میں بھی یہی مضمون جاری رہے۔ پہلی آیت سورۃ الاعراف کی ۳۳ ویں آیت ہے جو میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں۔

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ. قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ . كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ﴾

تو پوچھ کہ اللہ کی (پیدا کردہ) زینت کس نے حرام کی ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ہے۔ اور رزق میں سے پاکیزہ چیزیں بھی۔ تُو کہہ دے کہ یہ اس دنیا کی زندگی میں بھی ان کے لئے ہیں جو ایمان لائے (اور) قیامت کے دن تو خالصۃً (بلا شرکتِ غیرے صرف انہی کے لئے ہوں گی)۔ اسی طرح ہم نشانات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

دوسری آیت سورۃ النحل کی ۷۳ ویں آیت ہے:۔ ﴿وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ. اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ.﴾۔ اور اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے تمہاری جنس میں سے ہی جوڑے پیدا کئے اور تمہیں تمہارے جوڑوں میں سے ہی بیٹے اور پوتے عطا کئے اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا۔ تو پھر کیا وہ باطل پر تو ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کردیں گے؟

اس سلسلہ میں حدیث ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ طیب ہے اور صرف طیب کو ہی قبول فرماتا ہے۔ اور یقیناً اللہ نے مومنین کو اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا اُس نے رسولوں کو حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے: ”اے رسولو! طیبات میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ یقیناً مَیں اُسے جو کچھ تم کرتے ہو، خوب جانتا ہوں“۔ نیز فرماتا ہے: ”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے، اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ“۔ پھر آپؐ نے ایسے شخص کا ذکر فرمایا جو لمبا سفر کرتا ہے، جس کے بال خاک آلودہ اور پراگندہ ہوتے ہیں اور لباس وغیرہ حرام ہوتا ہے۔ غرضیکہ حرام ہی اس کی غذا ہوتی ہے۔ (اس کے ذکر کے بعد آپؐ نے فرمایا:) پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ (مسلم. کتاب الزکوٰۃ)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تعالىٰ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ.

(ترمذی، کتاب الاحکام، باب ان الوالد یاخذ من مال ولدہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا سب سے طیب کھانا وہ ہے جو تم خود کما کر کھاؤ۔ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں شامل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں:۔

”حرمت کے چار قاعدے ہیں۔ ایک وہ حرام ہے جو انسان کی جان کو ہلاک کردے مثلاً مردار۔ دوم وہ جو اخلاق میں شہوت و غضب کو بڑھائے مثلاً سؤر۔ سوم وہ جو طبعی قوتوں کو برباد کرے مثلاً لہو جس کی زہر تشنج، اِستر خاء پیدا کرتی ہے۔ جو قومیں مردار، خون، سؤر، غیر اللہ کے نام کا استعمال کرتی ہیں ان میں الٰہیات کے سمجھنے کی قوّت نہیں رہتی۔ چہارم جو غیر اللہ سے تقرّب اور حاجت روائی کے لئے ذبح کیا جاوے اور یہ شرک ہے“۔ (حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۱۸۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”پاک چیزیں کھاؤ اور پاک عمل کرو۔ اس آیت میں حکم جسمانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے جس کے لئے ﴿كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ﴾ کا ارشاد ہے اور دوسرا حکم روحانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے جس کے لئے ﴿وَاعْمَلُوْا صَالِحًا﴾ کا ارشاد ہے۔ اور ان دونوں کے مقابلہ سے ہمیں یہ دلیل ملتی ہے کہ بدکاروں کے لئے عالمِ آخرت کی سزا ضروری ہے کیونکہ جبکہ ہم دنیا میں جسمانی پاکیزگی کے قواعد کو ترک کرکے فی الفور کسی بلا میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ امر بھی یقینی ہے کہ اگر ہم روحانی پاکیزگی کے اصول کو ترک کریں گے تو اسی طرح موت کے بعد بھی کوئی عذاب مؤلم ضرور ہم پر وارد ہوگا جو وبا کی طرح ہمارے ہی اعمال کا نتیجہ ہوگا“۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۸)

اب سورۂ یونس کی آیت ۶۰:۔ ﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا. قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ﴾ تو کہہ دے کیا تم غور نہیں کرتے کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا ہے اس میں سے تم نے خود ہی حرام اور حلال بنا لئے ہیں۔ تُو (ان سے) پوچھ کہ کیا اللہ نے تمہیں (ان باتوں کی) اجازت دی ہے یا تم محض اللہ پر افترا باندھ رہے ہو۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حرام اور حلال اشیاء واضح ہیں اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو لوگ مشتبہات سے بچتے رہتے ہیں وہ دین کو اور اپنی آبرو کو محفوظ کر لیتے ہیں اور جو شخص مشتبہات میں پڑتا ہے وہ حرام میں جا پھنستا ہے۔ ایسے شخص کی مثال بالکل اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ علاقے کے قریب قریب اپنے جانور چراتا ہے اور بالکل ممکن ہے کہ اس کے جانور اس علاقہ میں گھس جائیں۔ دیکھو ہر بادشاہ کا ایک ممنوعہ علاقہ ہوتا ہے جس میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا ممنوعہ علاقہ اس کی طرف سے حرام کردہ اشیاء ہیں۔ اور سنو انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ اگر وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے اور اچھی طرح یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔ (بخاری، کتاب الایمان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”قرآن شریف تو ﴿كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَات﴾ کی تعلیم دے اور یہ لوگ طیّب عمدہ چیز میں خاک

ڈال کر غیر طیب بنادیں۔ اس قسم کے مذاہب اسلام کے بہت عرصہ بعد پیدا ہوئے ہیں یہ لوگ آنحضرت ﷺ پر اضافہ کرتے ہیں۔ ان کو اسلام سے اور قرآن کریم سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ خود اپنی شریعت الگ قائم کرتے ہیں۔ میں اس کو سخت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ ہمارے رسول اللہ ﷺ اُسوہ حسنہ ہیں۔ ہماری بھلائی اور خوبی یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آپؐ کے نقش قدم پر چلیں اور اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں"۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۳ صفحہ ۲ مورخہ ۱۰ /اپریل ۱۹۰۳ء)

سورۃ النحل آیت ۱۱۳:۔﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ﴾۔ اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو بڑی پرامن اور مطمئن تھی۔ اس کے پاس ہر طرف سے اس کا رزق بافراغت آتا تھا پھر اُس (کے مکینوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اُنہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنادیا ان کاموں کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

ابن ماجہ میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر کو کوئی چیز نہیں بڑھاتی اور قضاء و قدر کو کوئی چیز نہیں ٹالتی مگر دعا۔ اور انسان اپنی کی ہوئی غلطیوں کی وجہ سے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب المقدمہ)

سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۲:۔﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ. نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ. اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا﴾ (سورۃ بنی اسرائیل :۳۲)۔ اور اپنی اولاد کو کنگال ہونے کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ہی ہیں جو انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ ان کو قتل کرنا یقیناً بہت بڑی خطا ہے۔

کنگال ہونے کے ڈر سے قتل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس قسم کی فیملی پلاننگ نہیں کرنی چاہئے جس میں خوف یہ ہو کہ بچے زیادہ ہونگے تو اس سے ہمارے رزق میں کمی آجائے گی۔ اصل میں غریب ملکوں کا علاج ہی زیادہ بچے ہیں۔ زیادہ بچے ہوں تو وہ مجبور ہو جاتے ہیں باہر دنیا میں سیر کرنے پر اور ہجرت کرنے پر اور بہت سی کمائی جو باہر کے ملکوں سے غریب ملکوں میں جاتی ہے وہ کثرت اولاد ہی کی وجہ سے ہے۔ پس دوسرا اس کا معنی یہ ہے کہ صحابہ بعض دفعہ فیملی پلاننگ کر لیا کرتے تھے مگر کثرت اولاد کے خطرہ سے نہیں کیا کرتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ رزق اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ تو فیملی پلاننگ اگر رزق کے ڈر سے نہ کی جائے تو اس کا گناہ نہیں ہے۔ اس کے جو طریقے رائج ہیں ان پر بے بیشک عمل کیا جائے لیکن رزق کی کمی کے ڈر سے فیملی پلاننگ بہر حال منع ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ اُس کے رزق میں فراخی عطا ہو، اور اس کی عمر لمبی ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری، کتاب البیوع)

اب یہ نیا نکتہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ صلہ رحمی کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ بہت زیادہ کثرت سے مجھے شکایتیں ایسی ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صلہ رحمی نہیں کی جارہی۔ کہیں ساس کا حق بہوویں ادا نہیں کررہی ہیں، کہیں بہوؤں کا حق ساسیں ادا نہیں کررہی ہیں۔ غرضیکہ صلہ رحمی کا فقدان جماعت میں ابھی تک جاری ہے اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو صلہ رحمی کرے گا اس کے رزق میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس قتل کے بڑے اسباب میں سے مَردوں کی بد چلنی بھی ہے۔ پھر مفلسی کا ڈر۔ جیسا کہ آجکل بعض لوگ کہتے ہیں کہ بہت اولاد نہیں چاہئے یہ موجب ہے ملک کے اِفلاس کا"۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۴/فروری ۱۹۱۰ء)

سورہ طٰہٰ آیات ۱۳۲، ۱۳۳:۔﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ. وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى. وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا. نَحْنُ نَرْزُقُكَ. وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾

اور اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پسار جو ہم نے اُن میں سے بعض گروہوں کو دنیوی زندگی کی زینت کے طور پر عطا کی ہے تاکہ ہم اس میں ان کی آزمائش کریں۔ اور تیرے ربّ کا رزق بہت اچھا اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ ہم تجھ سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے۔ ہم ہی تو تجھے رزق عطا کرتے ہیں اور نیک انجام تقویٰ ہی کا ہوتا ہے۔

یہ آیت بالکل واضح ہے اور کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ امداد کے لئے عرض کیا تو آپؐ نے مجھے عنایت فرمایا۔ میں نے پھر درخواست کی تو آپؐ نے پھر مجھے عطا فرمایا۔ میں نے پھر سوال کیا تو آپؐ نے پھر مجھے عطا کیا لیکن ساتھ ہی ارشاد فرمایا یہ مال بہت مرغوب چیز ہے جو اسے دل کی بے نیازی سے لیتا ہے اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے مگر جو شخص اس کے حاصل کرنے میں حرص و لالچ سے کام لیتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں ڈالی جاتی۔ اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن اس کی بھوک ختم نہیں ہوتی اور یاد رکھو اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے (یعنی عطا کرنے والا ہاتھ اس ہاتھ سے بہتر ہے جو حاصل کرتا ہے)۔ حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں میں نے (حضور کا یہ ارشاد سن کر) عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اس ذات کی قسم جس نے سچائی دے کر آپ کو بھیجا ہے آئندہ میں عمر بھر آپؐ کے سوا کسی سے کچھ نہیں لوں گا۔ چنانچہ (بعد میں) حضرت ابوبکرؓ حکیم بن حزامؓ کو بلایا کرتے تھے تاکہ وہ انہیں عطیہ دیں لیکن وہ اس کے لینے سے انکار کردیتے۔ پھر حضرت عمرؓ نے بھی ان کو بلا کر عطیہ دینا چاہا لیکن انہوں نے انکار کیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے مسلمانو! میں تم کو حکیم بن حزامؓ کے متعلق گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کے سامنے اس کا وہ حق پیش کیا ہے جو اس مالِ فَیْ میں سے خدا نے ان کے لئے مقرر فرمایا ہے اس نے لینے سے انکار کردیا۔ غرض حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کے بعد مرتے دم تک کسی سے کچھ نہ لیا۔ (بخاری، کتاب الوصایا)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اعلیٰ درجہ کی خوشی خدا میں ملتی ہے جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں۔ بست کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اصل جنت خدا ہے جس کی طرف تردّد منسوب ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے بہشت کے اعظم ترین انعامات میں ﴿رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾ ہی رکھا ہے۔ انسان، انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دکھ اور تردّد میں ہوتا ہے مگر جس قدر قربِ الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے اور ﴿تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ﴾ سے رنگین ہوتا جاتا ہے اسی قدر اصل سکھ اور آرام پاتا ہے۔ جس قدر قرب الٰہی ہوگا لازمی طور پر اسی قدر خدا کی نعمتوں سے حصہ لے گا اور رفع کے معنی اسی پر دلالت کرتے ہیں"۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۶ مورخہ ۱۷/فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۷)

سورۃ الحج آیت ۳۶:۔﴿اَلَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ. وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾

ان لوگوں کو کہ جب اللہ کا ذکر بلند کیا جاتا ہے تو ان کے دل مرعوب ہو جاتے ہیں اور جو اس

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
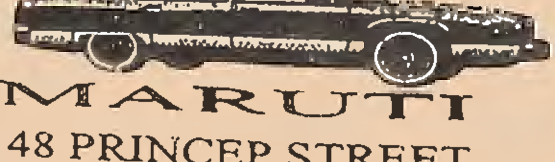
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

تکلیف پر جو انہیں پہنچی ہو صبر کرنے والے ہیں اور نماز کو قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں کچھ کھانا لینے کے لئے بھیجا۔ جب مَیں حضورؐ کی خدمت میں پہنچا تو حضورؐ خطاب فرما رہے تھے۔ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو صبر کرتا ہے، اللہ اُسے صبر کی توفیق بخش دیتا ہے اور جو شخص استغناء اختیار کرتا ہے، اللہ اُسے مستغنی کر دیتا ہے اور جو شخص پاکدامنی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے پاکدامن بنا دیتا ہے۔ کسی انسان کو صبر سے بڑھ کر کبھی کوئی رزق نہیں دیا گیا جو اس کے لئے زیادہ وسعت کا موجب ہو۔

(مسند احمد بن حنبل. باقی مسند المکثرین)

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک مومن وہ ہے جس کے پاس نہ تو کوئی زیادہ مال ہو، نہ جتھہ ہو۔ نماز میں سے اُسے ایک حصہ ملا ہو، لوگوں کے درمیان گمنام رہتا ہو۔ اس کو کوئی اہمیت نہ دی جاتی ہو، رزق کے لحاظ سے بھی محض اس کی گزران ہی ہوتی ہو مگر وہ اس پر صبر کرنے والا ہو۔ اور پھر اُس کی وفات بھی جلد ہو جائے اور ترکہ بھی بہت کم چھوڑے اور اس پر رونے والے بھی تھوڑے ہوں۔

(سنن ابن ماجہ. کتاب الزھد)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾: یہ اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ دو۔ مال۔ طاقت۔ علم ہنر رَزَقْنٰهُمْ میں شامل ہے"۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۶/جون ۱۹۱۰ء۔ حقائق الفرقان جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی یہاں یہ اعتراض کرے کہ ﴿مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ﴾ کیوں فرمایا، مِمَّا کے لفظ سے بخل کی بو آتی ہے۔......اصل بات یہ ہے کہ اس سے بخل ثابت نہیں ہوتا۔ قرآن شریف خدائے حکیم کا کلام ہے۔ حکمت کے معنے ہیں شے را بر محل داشتن۔ پس ﴿مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ﴾ میں اسی امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ محل اور موقع دیکھ کر خرچ کرو۔ جہاں تھوڑا خرچ کرنے کی ضرورت ہے وہاں تھوڑا خرچ کرو اور جہاں بہت خرچ کرنے کی ضرورت ہے وہاں بہت خرچ کرو۔...... پس یہی حکمت ہے ﴿مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ میں۔ ہر ایک مومن اپنے نفس کا مجتہد ہوتا ہے۔ وہ محل اور موقع کی شناخت کرے اور جس قدر مناسب ہو خرچ کرے۔"

(الحکم. جلد ۵ نمبر ۱۴. بتاریخ ۱۷/اپریل ۱۹۰۱ء. صفحہ ۱)

﴿وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا. وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾ (سورۃ الحج:۵۹)

اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر وہ قتل کئے گئے یا طبعی موت مر گئے اللہ ان کو یقیناً رزقِ حسن عطا کرے گا اور یقیناً اللہ ہی ہے جو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

اور یاد رکھو کہ دنیا میں یہ ہمارا ملاحظہ ہے کہ جو اللہ کی خاطر ہجرت کرتے ہیں ان کے رزق میں بہت برکت دی جاتی ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: سب اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے۔ پس جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی۔ لیکن جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت کی غرض خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی یہی سمجھی جائے گی۔ (بخاری، کتاب الایمان)

آجکل بہت سے احمدی ہجرت کر رہے ہیں وہ اس بات پر متنبہ رہیں کہ بہت سے آدمی مال کی خاطر ہجرت کرتے ہیں اور بعض شادی کی خاطر اور بعض مجھے لکھتے ہیں کہ ہمارے بچے کی ہجرت کروائیں اور اس کی وہاں شادی کروا دیں۔ تو یہ سب فضول اور لغو باتیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سختی سے ان کے خلاف تنبیہ کی ہے۔

سورۃ المومنون آیت ۷۳:- ﴿اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ. وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾۔ کیا تو ان سے کوئی اُجرت طلب کرتا ہے۔ پس (وہ یاد رکھیں کہ) تیرے رب کی عطا بہت بہتر ہے اور وہ رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"صحابہ کرامؓ کے لئے ایک جنت تو رسول اکرم ﷺ کی صحبت تھی کہ وہ معاصی اور ان کے بد نتائج سے بچ کر نیکیوں سے لطف اٹھاتے تھے۔......... ایک بہشت اللہ پر بھروسہ اور ایمان کا ہے جو مصائب میں بھی آرام بخشتا ہے۔ پھر صحابہؓ کے لئے مدینہ منورہ ایک بہشت تھا۔ پھر مکہ کی فتح اور دوسری فتوحات مثل عراق، عجم، شام، مصر اور وہ ممالک جن کی نسبت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو وعدہ دیا کہ وہاں دودھ اور شہد کی ندیاں بہتی ہیں۔ ایک بہشت قرآن اور اس کے حجج قاطعہ و براہین ساطعہ ہیں جس کے ذریعے تمام مذاہب پر فتح پا کر مظفر و منصور ہو کر شاد کام رہتا ہے"۔

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۳۵۸،۳۵۹)

تو یہ جنت کی مختلف قسمیں ہیں۔ یہ ساری بیان فرمادی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بہشت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ﴿عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ﴾ یہ ایک ایسی نعمت ہے جس کا انقطاع نہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بہشت کے درمیان بھی مومنوں کو کھٹکا رہتا کہ کہیں نکالے نہ جاویں۔ لیکن برخلاف اس کے دوزخ کے متعلق ایسا نہیں، بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ سب دوزخ سے نکل چکے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا بھی یہی ہے۔ آخر انسان خدا کی مخلوق ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی کمزوریوں کو دور کر دے گا اور اس کو رفتہ رفتہ دوزخ کے عذاب سے نجات بخشے گا"۔ (بدر جلد نمبر ۱۳ مورخہ ۲/اپریل ۱۹۰۸ء، صفحہ ۴)

ایک حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز فجر کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَ رِزْقًا طَيِّبًا۔ یعنی اے میرے اللہ! مَیں تجھ سے نفع بخش علم اور مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا طلبگار ہوں۔

ایک دوسری روایت میں "رِزْقًا وَاسِعًا یعنی وسیع رزق" کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل. باقی مسند الانصار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: "یا رسول اللہ! مَیں نے آپؐ کی دعا جو آپؐ رات کو کرتے ہیں، سنی ہے۔ اُس میں سے جو مجھ تک پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ یہ دعا کرتے ہیں: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَ وَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ۔ یعنی اے اللہ! مجھے میرے گناہ بخش دے، اور میرے گھر میں میرے لئے وسعت پیدا کر دے اور جو کچھ تو نے مجھے رزق دیا ہے، اُس میں میرے لئے برکت رکھ دے۔

دعا سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تیرے نزدیک ان دعائیہ کلمات نے کچھ بھی باقی چھوڑا ہے؟ (جو تجھے مانگنا چاہئے تھا اور اس میں شامل نہیں۔) (ترمذی. کتاب الدعوات)

عبداللہ بن بُسر جو قبیلہ بنو سُلیم کے ایک فرد تھے، سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے والد کے پاس آئے اور ان کے پاس قیام کیا۔ تو میرے والد نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں کھانے کے لئے حَیس (کھجور، ستو اور گھی سے تیار شدہ کھانا) پیش کیا، پھر انہوں نے آپؐ کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا جو آپ ﷺ نے نوش فرمایا اور باقی ایک شخص کو جو آپؐ کے دائیں جانب بیٹھا تھا،

درخواست دعا

مکرم سیٹھ وسیم احمد صاحب چنتہ کنٹہ کاروبار میں ترقی، والدہ کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر، بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے (نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

دیدیا۔ پھر آنحضور ﷺ نے کھجوریں کھائیں اور کھاتے وقت آپؑ اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کی پشت پر گٹھلیاں رکھتے جاتے تھے۔ پھر جب آنحضور ﷺ کھڑے ہوئے تو میرے ابّا بھی کھڑے ہوئے اور میرے ابّا نے آپؐ کی سواری کی لگام تھامی اور آنحضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی: "اُدْعُ اللّٰہَ لِیْ" میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔ یعنی اے اللہ جو رزق تُو نے انہیں عطا کیا ہے، اُسے ان کے لئے بابرکت کردے اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

(سنن ابو داؤد ۔ کتاب الاشربه ۔ باب فی النفخ فی الشراب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ کوئی کھانا کھلائے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ دعا کرے: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَارْزُقْنَا خَیْرًا مِّنْهُ۔ یعنی اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت ڈال اور ہمیں اس سے بہتر رزق عطا فرما۔

اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ۔ فَاِنِّی لَا اَعْلَمُ مَا یُجْزِیْ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَن. یعنی اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت ڈال اور ہمیں اس میں سے مزید عطا فرما کیونکہ دودھ کے علاوہ مجھے کسی ایسے کھانے یا مشروب کا علم نہیں جو مکمل غذا ہو۔ (ابن ماجه، کتاب الأطعمه)

اب آجکل کے اطبّاء نے بھی بہت تحقیق کے بعد یہ بات نکالی ہے کہ دودھ سے زیادہ مکمل غذا کوئی نہیں۔ ایک تو ظاہری بات ہے کہ بچہ صرف دودھ پیتا ہے اس کے دانت بھی بنتے ہیں۔ اس کا دماغ بھی بنتا ہے اس کے جسم کے دوسرے ٹکڑے جگر، گردے ہر چیز اسی دودھ سے پیدا ہو رہی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی خاص شان ہے کہ دودھ ایک مکمل غذا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کو مکمل غذا قرار دیا ہے۔ آجکل سائنسدان کہتے ہیں کہ جنہوں نے بچپن میں ماں کا دودھ پیا ہو اس سے بہتر ان کے لئے کوئی غذا نہیں ہو سکتی۔ ہر قسم کی اس میں دفاعی طاقتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو ماں کے دودھ میں ہیں۔ پس دودھ ایک مکمل غذا ہے جس کے ذریعہ انسان کو بہت سا رزق عطا کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے قرآن کریم میں سے کچھ یاد نہیں رہتا، مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو میرے لئے اس کا متبادل ہو سکے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُو وَاللّٰہُ اَکْبَر وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

یعنی اے اللہ! تُو پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہی ہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بڑا ہے، کوئی حیلہ اور چارہ نہیں اور کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کے فضل کے ساتھ۔ اس پر اُس شخص نے عرض کیا کہ یہ کلمات تو اللہ عزّ وجل کے لئے ہوئے، میرے لئے کیا ہے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اپنے لئے) یہ دعا کیا کر: "اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ" یعنی اے اللہ مجھ پر رحم فرما اور مجھے رزق عطا کر اور مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے ہدایت دے۔

(ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ بَابُ مَایُجزِیءُ الْأُمِّیَّ وَالْأَعْجَمِیَّ مِنَ الْقِرَاءَة)

ایک حدیث حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ یُرِیْدُ سَفَرًا اَوْ غَیْرَہٗ فَقَالَ حِیْنَ یَخْرُجُ بِسْمِ اللّٰہِ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ اعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ . لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِلَّا رُزِقَ خَیْرَ ذٰلِكَ الْمَخْرَجِ وَ صُرِفَ عَنْہُ شَرَّ ذٰلِكَ الْمَخْرَجِ.

اس حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مسلمان جو اپنے گھر سے سفر یا کسی اَور غرض سے نکلتا ہے اور نکلتے وقت یہ دعا کرتا ہے: اس دعا کا ترجمہ ہے: اللہ کے نام کے ساتھ، مَیں اللہ پر ایمان لاتا ہوں، اُسی پر ہی توکّل کرتا ہوں، کوئی حیلہ اور چارہ نہیں اور کوئی قوت نہیں مگر اللہ کے فضل کے ساتھ، تو لازماً اس سفر کی خیر و برکت اُسے عطا کی جاتی ہے اور اس سفر کے خطرات اُس سے دُور کر دئے جاتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل. مسند العشرة المبشرين بالجنّة)

اب اس مختصر خطبہ کے بعد میں اس کو یہاں ختم کرتا ہوں۔ بہت ساری تفسیری لمبی روایتیں میں نے نکال دی تھیں اور اگلے خطبہ کے لئے بھی ابھی مضمون باقی ہے۔

ضروری اعلان برائے ڈاکٹر صاحبان

محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ کیطرف سے موصولہ چٹھی کی روشنی میں اعلان کیا جاتا ہے کہ:

اللہ کے فضل سے "مجلس نصرت جہاں" کے تحت افریقہ میں قائم اسپتالوں میں احمدی ڈاکٹرز مخلصانہ خدمات بجالا رہے ہیں۔ ان ہسپتالوں کے لئے مزید ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔

لہذا ہندوستان کے جو احمدی ڈاکٹر افریقہ میں طبی خدمات اپنی ساری زندگی یا چھ سال کے لئے یا تین سال کے لئے وقف کر سکتے ہوں وہ اپنے مکمل کوائف مقامی امیر، صدر اور صوبائی امیر صاحب کی معرفت نظارت علیاء میں بھجوا دیں۔

اگر فیملی ساتھ ہوئی تو تقرر پانچ سال کے لئے ہوگا۔ وقف کے خواہشمند ڈاکٹرز ایم بی بی ایس یا بی ڈی ایس کی مصدقہ نقول درخواست کے ساتھ شامل کریں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

جماعت احمدیہ پاکستان کی 83ویں مجلس مشاورت کا انعقاد

جماعت احمدیہ پاکستان کی 83ویں مجلس مشاورت مورخہ 29-30-31 مارچ 2002ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار ایوان محمود ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔

امسال مجلس شوریٰ کے ایجنڈے میں تین تجاویز رکھی گئی تھیں۔ پہلی تجویز شادی بیاہ کے موقع پر اسراف، رسموں اور بے پردگی کے رجحان کے سد باب کیلئے، دوسری تجویز رشتہ ناطہ کے مسائل کے حل کے لئے اور تیسری تجویز قرآن کریم صحت تلفظ کے ساتھ پڑھانے کے موثر انتظام کے بارہ میں تھی۔ مذکورہ ہر سہ امور پر غور وخوض کے لئے سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔

دوسرے اور تیسرے دن کے اجلاسات میں سب کمیٹیوں کی تجاویز پر غور کیا گیا اور احباب نے کثیر تعداد میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مجلس شوریٰ کی کاروائی کے اختتام پر مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ میں گزشتہ سال میں بہترین کارکردگی دکھانے والوں کے لئے تقسیم اعزازات کی کاروائی ہوئی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے نمایاں کارکردگی دکھانے والی مجالس، اضلاع اور علاقہ جات میں علم انعامی، اسناد اور دوسرے انعامات تقسیم فرمائے۔

نماز جنازہ

مورخہ 28 فروری 2002ء بروز جمعرات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ شائستہ ماجد صاحبہ اہلیہ جان ایلین تھامسن صاحب بنت مکرم عبدالماجد صاحب سابق امیر جماعت فرانس مورخہ 25 فروری کو ایک کار کے حادثہ میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ غائب: مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ 19 فروری کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر 83 سال تھی۔

محترم چوہدری صاحب کو 50 سال تک مختلف حیثیتوں میں خدمات سلسلہ بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی 1942 میں زندگی وقف کی اور پھر آپ خلافت ثانیہ کے دور میں بطور امام مسجد لندن، اسسٹنٹ پرائیوٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثانیؓ، قائم مقام وکیل التبشیر، ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد، ناظر زراعت خدمات بجا لاتے رہے۔ خلافت ثالثہ کے دور میں آپ کو ناظر زراعت، ناظر صنعت و تجارت، ناظر امور عامہ اور پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔ خلافت رابعہ کے اس دور میں آپ بطور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ اور پھر وفات تک صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔

آپ ایک پروقار، صاحب الرائے شخصیت کے مالک اور اخلاص و وفا کا عمدہ نمونہ تھے۔ آپ نے اپنی بیگم کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور محترم چوہدری صاحب مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔

درخواست دعا

عزیزہ امۃ الشافی بنت محمد عظیم الدین صاحب آف حیدرآباد نے Anita Ghansham Das God Public Charitable Trust کی طرف سے منعقد کئے گئے کوئز پروگرام میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی جس پر ان کو ٹرسٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ اور ایک ہزار روپیہ بطور انعام ملا عزیزہ نے یہ رقم مسجد مارڈن یو کے میں ادا کئے ہیں۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ عزیزہ کی یہ کامیابی اس کے لئے اور اس کے خاندان کے لئے باعث برکت ہو۔

(محمد نسیم خان صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

بقیہ صفحہ: (2)

جب بھی کوئی مسلمان طاقتور ہونے لگتا ہے تو چونکہ وہ ہتھیار تو باہر سے مانگتے ہیں ایسی صورت میں یہودی ان کے کانوں میں جاکر پٹی پڑھاتے ہیں کہ بڑے بے وقوف ہو مسلمانوں کے مذہب میں تو یہ لکھا ہے کہ مذہبی اختلاف کے نتیجہ میں تلوار کے زور سے زبردستی قبضہ کرلو۔اب تو مجبور ہیں ان کے پاس طاقت نہیں ہے جب طاقت آئے گی یہ تمہیں ماردیں گے۔اس لئے غیر ملکی طاقتیں ہر وقت چوکنا رہتی ہیں اور ان کو چوکنا کرنے والے مسلمان علماء ہیں جو اپنے منہ سے اپنے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ یہ وہ خوفناک غلطی تھی جو دراصل عالمِ اسلام کے لئے خودکشی کے مترادف تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو اس سے متنبہ فرمایا اور ان کی ہمدردی میں اس قسم کی جہالت کی باتیں کرنے سے منع فرمایا اور بار بار لکھا کہ اس طرح تم اپنا مذہبی نقصان بھی کررہے ہو اور قومی نقصان کے بھی مورد بن رہے ہو۔لیکن افسوس ہے مسلمان اب تک اس جہالت میں مبتلا ہیں۔

اب جماعت احمدیہ جو تبلیغ کرتی ہے لوگوں کو عقلی اور نقلی دلائل سے سمجھاتی ہے کہ اسلام محبت کا مذہب ہے، پیار کا مذہب ہے، اعلیٰ اخلاق اور اقدار کا مذہب ہے، تحمل اور رواداری کا مذہب ہے، اس میں یہ جائز ہی نہیں ہے کہ مذہبی اختلاف کے نتیجہ میں تلوار اٹھاکر کسی کو قتل کیا جائے۔ تو دوسری طرف سے آواز آتی ہے کہ اچھا پھر فلاں مولوی کا فتویٰ کہاں گیا، فلاں کا فتویٰ کہاں گیا۔ خمینی کو طاقت ملی دیکھو وہ کیا کررہا ہے۔فلاں کو طاقت ملی دیکھو وہ کیا کررہا ہے تو یہ مولوی ہماری ساری محنت کو ضائع کردیتے ہیں اور اس طرح یہ لوگ تبلیغ اسلام کے رستے میں زبردست روک بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ دشمنان اسلام نے اب پکا اصول بنالیا ہے۔ تمام دنیا میں وہی طاقتور ہیں۔وہ کہتے ہیں مسلمانوں کو طاقت میں نہ آنے دو تاکہ ان کو ہمارے خلاف علم جہاد بلند کرنے کا موقع ہی نہ مل سکے۔

یہ تو وہی بات ہے جو ایک سانسی نے کہی تھی۔ انگریز اور غیر ملکی طاقتیں ہم سے وہی کام کررہی ہیں جو سانسی نے بلّی سے کیا تھا۔ بلّی کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ اس کو مارنا نہیں چاہئے بلّی کو مارو تو اس کی کوک عرش تک جاتی ہے۔ یہ پنجابی کا محاورہ ہے پتہ نہیں سندھی میں بھی اس قسم کا کوئی محاورہ ہے یا نہیں۔ وہاں ہمارے گورداسپور میں ایک سانسی نے ایک دفعہ ایک سیر گھی خریدا۔ اتفاقاً ایک جنگلی بلاّ آیا اور اس کا سارا گھی پی گیا۔ سانسی کو بڑا غصہ آیا۔ یہ لوگ بڑے ہوشیار ہوتے ہیں بلّے بلّیاں پکڑ کے کھا بھی جاتے ہیں۔ بلا گھی کے نشے میں کماد میں سویا ہوا تھا۔ سانسی نے اسے پکڑلیا اسے ذبح کیا اور انتڑیوں سے گھی نچوڑا تو سیر کی بجائے سوا سیر نکلا۔ اس نے بڑے فخر سے بتایا کہ یہ بدمعاش میرا گھی پی گیا تھا اس نے سیر گھی پیا میں نے سوا سیر نکال لیا تو کسی نے اس سے کہا بیوقوف تو نے بڑی غلطی کی ہے بلّی کی کوک تو آسمان تک جاتی ہے تم تو مارے گئے۔ اس نے کہا میں بیوقوف نہیں تم بیوقوف ہو۔ میں نے بلّے کی کوک نکلنے ہی نہیں دی۔ کوک نکلتی تو آسمان پر جاتی۔ پس مولویوں کے ستائے ہوئے اور ان کے ڈرائے ہوئے یہ لوگ بھی وہی سلوک کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں مسلمانوں کی کوک نکلنے ہی نہیں دینی۔ نہ طاقتور ہوں اور نہ دنیا میں مصیبت ڈالیں۔

اسلام کو نقصان پہنچانے کے اصل ذمہ دار

پس کس قدر جاہلانہ تصور ہے جو ان لوگوں نے قرآن اور اسلام کی طرف منسوب کیا اور اس طرح اسلام کی تبلیغ میں روک بن گئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔ لیکن ان لوگوں نے آپ کا نہایت بھیانک چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا حالانکہ آپؐ تو دشمنوں کو معاف کرنے والے تھے۔ جس نے بھی اختلاف مذہب کی وجہ سے کسی پر ہاتھ اٹھایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت سختی سے اس کو روکا ہے۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ آپ کا سلوک مثالی تھا۔ جب امن ہوتا تھا تو آپ ان کو چھوڑدیا کرتے تھے۔ آپ نے خود اپنے غلاموں کو آزاد کردیا۔ جو لوگ قتل کرنے کی نیت سے گھروں سے نکلتے تھے انکو معاف کردیا۔ یہ ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ!

مگر یہ مولوی ایسے ظالم نکلے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیروں کے سامنے اس طرح پیش کرتے ہیں اور وہ آپؐ کی یہ تصویر بنا کر پیش کرتے ہیں کہ گویا آپؐ کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں قرآن تھا اور اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ مذہب اسلام کیا بس یہ کہ قرآن کو قبول کرو ورنہ آئی تلوار۔

اس لئے اسلام کو خطرناک نقصان پہنچانے کے ذمہ دار یہ مولوی لوگ ہیں جن کے جاہلانہ تصور کی وجہ سے اسلامی تبلیغ کو بھی نقصان پہنچا اور اسلامی سیاست کو بھی۔ دنیا ڈر گئی ہے اور وہ اب مسلمان قوم کا اعتبار نہیں کرتی اور اس کے ذمہ دار یہی مولوی ہیں۔ وقت کے جس امام نے اس بیماری کو ظاہر فرمایا اور بڑے زور سے اس بات کو نمایاں کیا تھا کہ اسلام کی یہ تعلیم نہیں ہے، اسلام کا جو تصورِ جہاد مولوی پیش کررہے ہیں وہ غلط ہے تو سب اس کے پیچھے پڑگئے کہ تم ہمارے فائدہ کی بات کیوں کرتے ہو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

❁اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ❁

❁بات کرنے سے پہلے سلام کرلیا کرو❁

طالب دعا

یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

حیات مسیح ـ یا ـ قبر مسیح

مذکورہ عنوان کے تحت ان دنوں وادی کشمیر میں خبریں گرم ہیں۔ اس تعلق سے سری نگر ٹائمز کو ایک قاری ابوالفہیم غلام نبی باغات آف سرینگر نے ایک مراسلہ لکھا ہے جو من وعن بدر میں شائع کیا جارہا ہے......

جناب صوفی غلام محمد صاحب......

آپ کے موقر اخبار سرینگر ٹائمز میں جناب صوفی محی الدین صاحب کا قسط وار سلسلہ جو تاریخی حقائق پر مشتمل ہوتا ہے چل رہا ہے۔ میری آپ سے مودبانہ عرض ہے درج ذیل چند سطور اپنے بلند پایہ اخبار میں شائع کر کے ممنون و مشکور فرمائیں۔ جناب محی الدین صاحب بڑی محنت سے ان کی یہ کاوش قابل تحسین ہے۔ مختلف سکالروں کی ریسرچ پر قلم اٹھانا عرق ریزی کا متقاضی ہے جو موصوف انجام دیتے ہیں۔ حضرت یوز آصف کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف مرزائی ہی نہیں کہتے بلکہ مختلف لوگوں نے اس اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام دنیا میں یہ مسئلہ موضوع بحث بنا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ علمی سطح پر تحقیقات ہو اور تمام دنیا کے دانشور ریسرچ کریں۔ بنیادی امر یہ ہے کہ ثابت کیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حیات ہیں۔ واضح رہے کہ یہ دور سائنس اور ٹیکنولوجی کا ہے لہذا تحقیقات بھی اس روشنی میں جانی چاہئے۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ قرآن خداوند قدوس کا کلام ہے وہ جو فیصلہ دے گا خدائی فیصلہ ہوگا۔ جب حیات مسیح علیہ السلام ثابت ہو جائے گی قبر مسیح کا مسئلہ دھڑام سے گر جائے گا۔ پھر حضرت یوز آصف کا مسئلہ رہے گا اس بارہ میں معقول ریسرچ کی ضرورت ہے کہ آخر یہ بزرگ کون تھے؟۔ یوز آصف سے کیا مراد ہے؟ اس کی ہیت ترکیبی کیا ہے؟ یہ کون سی زبان ہے؟ یوز آصف سے کیا مراد ہے؟ وغیرہ یہ مسئلہ کہ احمدیوں کو پاکستان اسمبلی نے غیر مسلم قرار دیا ہے۔ صرف اس سے مسئلہ حل تو نہ ہوا۔ میرے سامنے اس وقت ہفت روزہ نئی دنیا 22 تا 28 جون 2001ء کی اشاعت ہے۔ اس میں ایک تبصرہ یوں شائع ہوا ہے۔

"یہ بات بهت هی افسوس کے ساتھ لکھنی پڑ رهی هے که همارے بڑے بڑے علماء عظام کی کوششوں کے باوجود قادیانی دهرم بھارت میں روز بروز پھیلتا چلا جا رها هے...... ایك سروے رپورٹ کے مطابق اب تك پورے بھارت میں پانچ کروڑ ساده لوح مسلمان قادیانی جال میں پھنس چکے هیں۔"

پس کسی کو غیر مسلم قرار دینا، حکم کفر دینا۔ لوٹ مار کر کے قتل وقتال کر کے مسائل ختم تو نہیں ہو جاتے۔ بلکہ پردے میں کیا ہے اس کی طرف لوگوں کی توجہ جاتی ہے۔ بھٹو کو پھانسی دے دی گئی تو جماعت اسلامی قہر کا نشانہ بنی۔ تو کیا جماعت کا نام مٹ گیا بلکہ یہ جماعت پہلے سے ہر محاذ پر زیادہ مستحکم ہوگئی۔

پس علمی تعاقب کی ضرورت ہے۔ لیکن ایسا علم جو بدیہی ہو۔ معقولیت اپنے اندر لئے ہو کیونکہ قرآن کریم کا ارشاد ہے...... ترجمه : "که جس کو مارنا هو دلائل سے مار دو اور جسکو زنده کرنا هو دلائل سے زنده کرو...... "ہندوستان میں قادیانی اگر پانچ کروڑ ہو گئے تو دنیا میں کتنے ہوں گے؟ جس قدر ان کی تعداد بڑھے گی "یوز آصف اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام" کی پہچان ایک ہوگی۔ پس آیئے علمی دلائل سے بات کو سمجھائیں تو بات ہوگی۔

محترم صوفی صاحب سے عرض ہے کہ آپ کی جس قدر قسطیں اس بارہ میں چھپی ہیں وہ بھی یوز آصف کی حقیقت کو جاننے کیلئے کافی نہیں ہیں۔ آپ نے تاریخ اعظمیٰ کا حوالہ قسط 38 میں درج کیا ہے کہ:

"درجوار الیشاں سنگ قبرے واقعشد درعوام مشہور است کہ از آنجا پیغمبرے آسودہ است کہ درزماں سابقہ در کشمیر مبعوث شدہ بود۔ ایں مکان بمقام انزیمر مشہور است در کتابے از تاریخ دیدہ شد کہ بعد قصہ دور دراز حکایتے نویسد کہ یکے از سلاطین زادہ براہ زہد وتقویٰ آمدہ ریاضت وعبادت بسیار کردے بر سالت مردم کشمیر مبعوث شدہ بعد رحلت در محلہ انزیمر آسود در آں کتاب نام آں پیغمبر یوز آصف نوشت انزیمر خانیار متصل واقعہ امت"

(اخبار سری نگر ٹائمز 3 اپریل 2002ء)

اس فارسی اقتباس میں ایک پیغمبر کا ذکر ہے جو کشمیر کیلئے لوگوں کیلئے مبعوث ہوا تھا نام یوز آصف تھا وفات کے بعد محلہ انزیمر میں آسودہ ہوا؟

واضح کرنا پڑے گا کہ یہ کون پیغمبر تھا...... کب آیا وغیرہ وغیرہ

میں امید کرتا ہوں کہ اہل علم بلا امتیاز مکتب فکر اس پر لکھیں گے تاکہ حقیقت واضح ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کو راہ ہدایت واضح کرے۔

ابوالفہیم غلام نبی باغات کنی پورہ سری نگر (سری نگر ٹائمز 7 اپریل 2002ء)

بدر آپ کا جماعتی آرگن ہے اس کی مالی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں

تحریک جدید

ایک نہایت بابرکت اور کامیاب الٰہی تحریک

مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج کیرلہ

ابتداء آفرنیش سے یہ سنت مستمرہ چلی آرہی ہے کہ جب بھی خدا کی طرف سے کوئی مامور و مرسل آتا ہے اور اپنے مقاصد عالیہ کی اجراء و تکمیل کیلئے ایک جماعت قائم کرتا ہے تو حق و صداقت کے دشمن ہمیشہ اس کی مخالفت میں صف آراء ہوتے ہیں اور اس کی الٰہی جماعت کو نیست و نابود کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔

لیکن تاریخ مذاہب اس بات کی گواہ ہے کہ ہمیشہ ہی ان مخالفوں کو شکست خوردہ ہو کر ناکامی و نامرادی کا ہی منہ دیکھنا پڑا تھا اور ہمیشہ ہی مامورین و مرسلین تائید و نصرت الٰہی کے ساتھ کامیاب و کامران ہوتے رہے تھے۔

یہی سب کچھ جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ جب سے جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے اس کے دشمنوں کو ان کی تمام کوششوں اور تدبیروں و مکاریوں میں ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور جماعت احمدیہ کو کامیابی سے سرفراز ہونا نصیب ہوا ہے۔

چنانچہ 1934ء کا سال جماعت احمدیہ کیلئے نہایت خطرناک اور پر آشوب سال تھا۔ احراری جماعت کی زیر قیادت تمام فرقہ ہائے مسلمانان جماعت احمدیہ کے خلاف خطرناک سازشوں میں ملوث تھے اور یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہندوستان میں مرزا غلام احمد صاحب کا کوئی نام لیوا نہ رہے گا اور ہم منارۃ المسیح کی اینٹ سے اینٹ بجائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ اس وقت انگریزی حکومت بھی جماعت احمدیہ کے خلاف ان کی پشت پناہی کر رہی تھی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی اور اولوالعزم مصلح موعودؓ جماعت احمدیہ کی قیادت و امامت فرما رہے تھے۔ آپ نے نہایت دلیری اور جواں مردی کے ساتھ اور توکل علی اللہ کا مجسمہ بن کر دعویٰ فرمایا کہ:

"میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی دیکھ رہا ہوں"۔

آپ نے ان فتنہ انگیزیوں کا قلعہ قمع کرنے کیلئے اور جماعت احمدیہ کے عالمگیر غلبہ کیلئے خدائی منشاء کے مطابق ایک روحانی منصوبہ بندی تحریک جدید کے نام سے جاری فرمائی۔ اور بتایا کہ یہ خالصۃً ایک الٰہی تحریک ہے جس میں انسانی ہاتھوں کا کوئی دخل نہیں۔ چنانچہ آپ نے اس تحریک کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"

(الفضل 2 دسمبر 1942)

آپ نے تحریک جدید کے متعلق فرمودہ سلسلہ خطاب کے بارے میں فرمایا کہ:

"ان خطبوں میں میں نے جو کچھ کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر جاری کیا۔ کیونکہ ایک منٹ بھی میں نے نہیں سوچا کہ میں کیا کہوں۔ اللہ تعالیٰ میری زبان پر خود بخود اس سکیم کو جاری کرتا گیا اور میں نے سمجھا کہ میں نہیں بول رہا بلکہ میری زبان پر خدا بول رہا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 اکتوبر 1936ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے 19 مطالبات تحریک جدید کے بارہ میں جماعت کے سامنے رکھے اور فرمایا کہ:

"ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں اول جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ پر ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔ تیسرے یہ کہ جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کرنا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلانا"

(رپورٹ مجلس مشاورت اپریل 1939ء)

اس تحریک کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 نومبر 1934ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے 1934ء میں جاری فرمودہ اس تحریک کے دفتر اول کے پانچ ہزار مجاہدین کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف کا ذکر فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کشف میں دیکھا کہ:

"انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کرتے ہوئے کہا مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا اور اس نے کچھ جواب نہیں دیا تب میں نے اس دوسرے کی طرف رُخ کیا جو چھت کے قریب تھا اور آسمان کی طرف تھا اسے میں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے وہ میری اس بات کو سن کر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی ضرور دیئے جائیں گے۔ تب میں نے دل میں کہا اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں پر اگر خدا چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله۔ (ازالہ اوہام)

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ کئی چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں پر خدا کے اذن سے غلبہ پاتی ہیں۔

اس کشف کی روشنی میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"میں نے منشی برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری سے پوچھا کہ تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کی کس قدر تعداد ہے تو انہوں نے بتایا کہ پانچ ہزار چار سو بائیس۔ چونکہ ہر جماعت میں کچھ نادہندہ ہوتے ہیں اگر انکو نکال دیا جائے تو پانچ ہزار تعداد بنتی ہے۔"

حضرت مصلح موعودؓ نے اس تحریک کیلئے پہلے دس سالہ دور مقرر فرمایا تھا جس میں پانچ ہزار مجاہدین تھے۔ اس دس سالہ دور کے اختتام پر اس کی برکات کا ذکر یوں فرمایا:

اس دوران تحریک جدید کے ماتحت ہمارے مبلغین جاپان، چین سنگاپور، سپین، اٹلی، ہنگری، پولینڈ، البانیہ، یوگوسلاویا اور امریکہ میں گئے اور ان مبلغین کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور سلسلہ سے لاکھوں لوگ روشناس ہو گئے۔

(الفضل 28 نومبر 1944ء)

اس دفتر اول کے بعد 1944ء میں دفتر دوم کا 1965ء میں دفتر سوم کا اور 1985ء میں دفتر چہارم کا آغاز ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ پانچ نومبر 1993ء کو فرمودہ خطبہ جمعہ میں ذیلی تنظیموں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ حسب سابق دفتر اوّل کو مضبوط بنانے کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ کی ہے۔ دفتر دوم کی مجلس خدام الاحمدیہ کی ہوگی اور دفتر سوم لجنہ اماء اللہ کی ہوگی جہاں تک دفتر چہارم کا تعلق ہے وہ انصار اللہ کے سپرد ہے اس کے ساتھ ہی یہ وضاحت کی جا رہی ہے کہ چھوٹے بچے انصار اللہ کے سپرد ہوں گے اور جو باقاعدہ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل ہیں ان کو چندہ تحریک جدید میں شامل کرنے کی ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ کی ہوگی اور تمام نو مبایعین جو اللہ کے فضل کے ساتھ لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں شامل ہو رہے ہیں وہ اپنی اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ تنظیم کا حصہ ہوں گے بدر 27 اکتوبر 1994ء

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے ذریعہ عالمگیر سطح پر جو عظیم الشان اور عدیم المثال کام ہوئے ہیں ان کی تفصیل میں ایک بہت بڑے دفتر کی ضرورت پڑے گی اور اس کیلئے 1934ء سے لے کر اب تک کے عالمگیر کارناموں کا جائزہ لینا پڑے گا جو اس وقت ناممکنات میں سے ہو گیا ہے۔ 56 عالمی زبانوں میں قرآن مجید کی طباعت و اشاعت 118 زبانوں میں منتخب آیات قرآنیہ، احادیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اشاعت اور ہزاروں مساجد و تبلیغی مراکز کا قیام دنیا کی ایک صد کے قریب زبانوں میں وسیع پیمانے پر لٹریچر کی اشاعت۔ دنیا بھر میں تعلیمی و طبی مراکز کا قیام مختلف زبانوں میں اخبارات و رسائل کا اجراء۔ دنیا بھر میں مبلغین و مبشرین اور مربیوں کا جال۔ چوبیس گھنٹوں میں مسلسل نشر ہونے والی ایم ٹی اے کا نہایت عظیم الشان کارنامہ گویا کہ یہ فہرست اور اس کی تفصیل بیان کرنا اس وقت ناممکن ہو گیا ہے۔ یہ سب کے سب تحریک جدید کے شیریں ثمرات ہیں۔ آج جماعت احمدیہ کے اس قدر اشد ترین مخالفین بھی اس کی عالمگیر اور عظیم الشان اور کامیاب تبلیغی سرگرمیوں کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ جماعت اسلامی کیرلہ کا ترجمان بودھنم (Bodhanam) نے اپنی 16 جولائی 1994ء کی اشاعت میں لکھا ہے:

امریکہ میں قادیانی تحریک کی جڑیں بہت مضبوط ہیں۔ نیویارک، واشنگٹن، سان فرانسسکو وغیرہ مقامات میں زمانہ جدید کی تمام آلائیشوں سے بھرپور نہایت شاندار مراکز موجود ہیں۔ ان لوگوں کی مضبوط منصوبہ بندی اور شاندار لائحہ عمل ان کامیابیوں کا ضامن ہے۔ یورپ اور افریقہ کے ممالک سے لے کر دنیا بھر میں قادیانی لوگ پھیلے ہوئے ہیں ان کی آبادی ایک کروڑ چالیس لاکھ بتائی جاتی ہے۔ (یہ 1994ء کی بات ہے اب بفضلہٖ تعالیٰ احمدیوں کی تعداد 16 لاکھ کے قریب ہے۔ غانا، نائیجیریا، آیوری کوسٹ، لائبیریا، جنوبی افریقہ وغیرہ ممالک میں ان کی موجودگی نمایاں طور پر عیاں ہے۔ افریقہ کے غریب طبقوں کو طبی امداد اور تعلیمی سہولت وغیرہ پہنچا کر اپنے دام فریب میں پھنسانے میں یہ لوگ بہت حد تک کامیاب ہیں۔ قادیانیوں کے مضبوط مراکز میں برطانیہ کو بہت بڑی اہمیت ہے۔ لندن میں ایک سے زائد ان کی مسجدیں ہیں۔ 1989ء میں کھولے گئے قادیانی مرکز جدید سائنس اور ٹیکنالوجی آلات سے آراستہ ہیں۔ یہاں کے مضبوط پریس سے ان کے بہت سارے لٹریچرز اور قرآنی تراجم طبع ہو کر اکناف عالم میں پھیلائے جاتے ہیں۔ حال ہی میں چینی زبان میں مختلف لٹریچر اور قرآن کا ترجمہ شائع کر کے وہاں بھی داخل ہوئے ہیں ان کے قرآنی ترجموں کے ابتدائی صفحات مسیح موعود مرزا غلام کے دعویٰ اور تعلیمات پر مشتمل ہیں۔ نہ صرف امریکہ اور برطانیہ میں بلکہ صیہونیت کے مرکز اسرائیل میں قادیانیوں کا نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا جاتا ہے۔ مقبوضہ

فلسطین میں ان کے تعلیمی و تربیتی و تبلیغی و دیگر مراکز کار فرما ہیں۔ (بودھنم 16 جولائی 1994ء)

اس کو کہتے ہیں الحق ما شهدت به الاعداءُ اس حقیقت اور سچائی کا اعتراف کئے بغیر دشمنوں کیلئے کوئی چارہ نہیں۔ اس کے بالمقابل ہمارے دشمنوں کی طرف سے جو بھی اقدامات ہوئے ہیں وہ سب کے سب یا تو ناکام و نامراد ہی ہوتے رہے ہیں یا منظر وجود پر آنے سے قبل ہی ہواؤں میں تحلیل ہوتے رہے ہیں۔ ایک اہم قابل ذکر بات جو اس تحریک جدید کے تحت خلافت رابعہ کے عہد سعید میں رونما ہوئی ہے وہ تحریک وقف نو ہے اس تحریک کے تحت ہزاروں نومولود بچوں اور بچیوں کے والدین نے ان کی زندگی اسلام اور احمدیت کیلئے وقف کرتے ہوئے خلیفہ وقت کے سپرد کی۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اگلی صدی کے حقیقی استقبال کی اہلیت پیدا کرنے والی ایک نہایت مبارک تحریک آئندہ دو سالوں میں پیدا ہونے والے بچوں کو خدا اور اس کے دین کی خاطر ابھی سے وقف کریں تا واقفین بچوں کی ایک عظیم الشان فوج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کی غلام بن کر اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ یہ ایک تحفہ ہے جو ہم نے اگلی صدی کیلئے خدا کے حضور پیش کرنا ہے۔ جماعت کا ہر طبقہ اس تحفہ کیلئے تیار ہونا چاہئے۔ دنیا بھر میں بلا استثناء جماعت کے ہر طبقہ سے لکھوکھا واقفین زندگی آنے چاہئیں۔ آئندہ صدی میں دین حق کو بکثرت ہر جگہ پھیلانے کیلئے لاکھوں تربیت یافتہ واقفین درکار ہوں گے۔

(خطبہ فرمودہ 3 اپریل 1987)

پچھلی صدی کے اختتام پر یعنی 1987 میں جاری فرمودہ اس تحریک میں ہزاروں والدین نے اپنے بچے پیش کر کے عظیم الشان نمونہ دکھایا ہے۔ اس کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو سال کی حد بندی کو ختم فرمایا ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل کرم سے یہ واقفین نو جوانی کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں ان کیلئے باقاعدہ مرکز کی طرف سے ایک نصاب مقرر ہے جو پہلے سال کی عمر سے لے کر سترہ سال کی عمر کے واقفین نو کیلئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

مختصر یہ کہ تحریک جدید وہ عظیم الشان تحریک ہے جس کے ذریعہ صدیوں کے مردے زندہ ہو گئے اور حیات ابدی پانے لگے۔ اس کار خیر میں ثواب حاصل کرنے اور نجات ابدی پانے کیلئے دعاؤں اور دیگر قربانیوں کے علاوہ تحریک جدید کے چندہ میں مسابقت کی روح پیدا کریں۔

آخر میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ بانی تحریک جدید کی ایک روح پرور اپیل مخلصین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"اگر تم نے احمدیت کو دیانت داری سے قبول کیا ہے تو اس کے مردو! اور اسکی عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کیلئے نہیں کہہ رہا خدا تعالیٰ اور اسلام کیلئے کہہ رہا ہوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن اپنا من اپنا دھن خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے قربان کر دو۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک ہی ہوا کرتی ہے۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دور ایک یادگار زمانہ ہے جس کی تمام انبیاء اور مرسلین نے حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر حضرت نبی کریم ﷺ تک خبر دی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ ہر کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے...... ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کرے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پکار رہے ہیں کہ اے دوستو! آؤ اور اس عمارت کی تکمیل کرو مگر ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بھاگتے پھرتے ہیں اور قربانیوں سے گریز کر رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقع نہیں ملے گا جو لوگ خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کیلئے وقف کریں گے وہ اسلام کی عمارت کی تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے اور وہی لوگ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں سمجھے جائیں گے۔ اور اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں گے کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ (بدر 1-12-1966)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس روحانی صدا پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❀❀❀

گوداوری (آندھرا) کی ڈائری

مساجد کا افتتاح و جلسہ عام

(رپورٹ:: مکرم عبدالسلام صاحب مبلغ سلسلہ سرکل انچارج گوداوری زون)

مساجد کا افتتاح و جلسہ عام

☆جماعت احمدیہ آڈروڈ ضلع ویسٹ گوداوری میں نئی تعمیر شدہ احمدیہ مسجد 'مسجد نور' کا افتتاح مورخہ 10-2-2002 بروز اتوار صبح نو بجے مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے فرمایا۔ صوبائی امیر مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس موقع پر احمدی احباب کے علاوہ سرکل کے نومبائعین، مقامی احباب و غیر مسلم معززین بھی تقریب میں شامل ہوئے۔

جلسہ:

افتتاح کے بعد مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا کی زیر صدارت جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی عبد السلام صاحب مبلغ سلسلہ و سرکل انچارج گوداوری زون نے کی۔ دوسری تقریر مکرم فضل الرحمٰن صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر نے کی۔ بعدہ مہمان خصوصی مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے خطاب فرمایا آپ نے اسلام کی مذہبی رواداری، قومی یکجہتی اور انسانیت کی قدر و تعظیم جیسے عنوانات پر اسلامی نظریات کی وضاحت کی۔ حاضرین کی تعداد ایک ہزار تھی۔ اگلے روز جلسہ اور مسجد کے افتتاح کی خبر تلگو اخبار "وارتہ" اور "ایناڈو" میں شائع ہوئی۔

☆مورخہ 12-2-2002 بروز منگل مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے جماعت احمدیہ 'ونگل پوڑی' علاقہ راجہ مندری ضلع ایسٹ گوداوری میں بنی مسجد کا افتتاح فرمایا صوبائی امیر مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب نے دعا کروائی۔

جلسہ:

بعد نماز مغرب و عشاء آپ ہی کی زیر صدارت مسجد کے سامنے ہائی اسکول کے گراؤنڈ میں جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل تقریر کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی عالمی بھائی چارہ، یکجہتی، اتحاد و اتفاق، امن و شانتی، کے قیام کی خاطر کوششوں کا ذکر کیا۔ نیز موقع کی مناسبت سے جماعت احمدیہ مسلمہ کی پر امن و بے ضرر خالص اسلامی عقائد و خیالات کی تشریح کی۔ آپ کے بعد بعض غیر مسلم معززین نے تقاریر کیں اور جماعت احمدیہ کے تئیں اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ مکرم صدر جماعت احمدیہ ونگل پوڑی شیخ فقیر صاحب نے بھی تقریر کی۔ بعدہ دینی نصاب کے امتحان میں اول، دوم اور سوم آنے والے طلباء کو صدر جلاس مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب نے انعامات سے نوازا۔ آخر میں اجتماعی دعا ہوئی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا☆☆

ضلع کرنول (آندھرا) کی نئی جماعتوں کا دورہ

مورخہ 26 فروری کو خاکسار کے ساتھ محترم ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون اور محترم صوبائی امیر صاحب نے ضلع کرنول کی نئی جماعتوں کا دورہ کیا۔ اور تمام نومبائعین سے ملاقات کی۔ وہاں تعلیمی و تربیتی کاموں کا جائزہ لیا۔ اور ان مساجد کا معائنہ کیا جو بنی بنائی گاؤں والوں کے بیعت کرنے کے ساتھ ہی اللہ نے ہمیں عطا کیں۔ دو جماعتوں میں تربیتی اجلاسات بھی منعقد کئے گئے۔ محترم ایڈیشنل ناظم صاحب نے اس علاقے میں جماعت کی ترقی کے کیلئے حکمت کے ساتھ کام کرنے کی طرف توجہ دلائی اور بعض اہم ہدایات سے نوازا۔ اس علاقے میں جماعت کو پھیلانے میں خاکسار کے ساتھ مولوی ایم احمد جعفر خان صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی ایم زین العابدین صاحب، مولوی ریاض احمد صاحب سُنّی نے تبلیغی دورے کئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا دے اور نومبائعین کو استقامت بخشے۔ (پی ایم محمد رشید مبلغ چنتہ کنٹہ)

دس ماہ میں حفظ قرآن کریم کی تکمیل

احباب جماعت کو یہ جان کر بے حد خوشی ہوگی کہ مدرسۃ الحفظ ربوہ کے ایک ہونہار طالب علم مکرم سفیر احمد ورک صاحب ابن مکرم نصیر احمد ورک صاحب ربوہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے دس ماہ کے قلیل عرصہ میں حفظ قرآن کریم مکمل کر کے ریکارڈ قائم کیا ہے۔ مکرم سفیر احمد ورک صاحب مورخہ ۲۱ را پریل ۲۰۰۱ء کو مدرسۃ الحفظ میں داخل ہوئے اور مورخہ ۲۰ رفروری ۲۰۰۲ کو حفظ قرآن کریم مکمل کرنے کی سعادت پائی۔ مکرم سفیر احمد ورک دوران سال مسلسل چھ ماہ سب سے زیادہ حفظ کرنے کا انعام حاصل کرتے رہے۔ آپ مکرم بشیر الدین صاحب ربوہ کے پوتے اور مکرم غلام رسول صاحب حال کینیڈا کے نواسے ہیں۔ آپ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ (پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

ولادت

محترم سید ابراہیم منیب صاحب ایبٹ آباد (پاکستان) اور محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 11 / مارچ 2002ء بروز سوموار بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام حفصہ منیب تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم سید میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی پوتی اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کے نیک اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

تاثرات سفر جلسہ سالانہ قادیان

(منعقدہ 10-9-8نومبر 2001ء)

محترمہ محمودہ رشید صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش

اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے کہ 110واں جلسہ سالانہ اور اکیسویں صدی کا پہلا جلسہ سالانہ قادیان لاکھوں فدائیان احمدیت کے درمیان اپنی پوری آب و تاب اور اپنی تمام تر روایتی شان وشوکت اور تزک واحتشام کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔

ہفت روزہ بدر اخبار میں جوں ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری جلسہ سالانہ قادیان کے تعلق سے شائع ہوتی رہی ہر احمدی کا دل خوشی وشادمانی سے جھوم اٹھا۔ جلسہ میں شرکت کیلئے انفرادی واجتماعی بھرپور کوششیں شروع ہوگئیں۔

1996ء سے نومبایعین کو جلسہ سالانہ قادیان لے جانے کی بڑی بھاری ذمہ داری صوبائی ومقامی عہدیداران اور کارکنوں پر عائد کی گئی تب سے جلسہ کی رونق دوبالا ہوگئی۔

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب صوبائی امیر اور جناب سلیم صاحب صوبائی قائد اور معلمین ومبلغین اور مقامی عہدیداروں اور کارکنوں کی دن رات کی کاوشیں رنگ لائیں سب کی پرخلوص محنت کے نتیجے میں اسپیشل ٹرین کا انتظام مکمل ہو گیا۔ پھر ٹرین کے انتظام کے بعد ان گنت انتظامات درکار ہوتے ہیں غرض سارے انتظامات اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنے اپنے وقت پر پایہ تکمیل کو پہنچتے رہے۔

اور پھر ٹرین کی روانگی کا منظر - ایسے روح پرور جگمگاتے نادر ونایاب منظر کو الفاظ میں ڈھالنے کیلئے ایسے ہی پرشوکت سنہرے سنہرے الفاظ چاہئے جو ڈھونڈے سے نہیں مل رہے۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر واحساں ہے کہ انسان کو الفاظ کا ذخیرہ عطا کیا۔ ادب وتہذیب کے شبستانوں میں لفظوں کی خوش رنگ قندیلیں روشن کردیں اور رفتہ رفتہ ان قندیلوں کی روشنی نے گلستان احمدیت کو منارہ نور بنادیا۔ اگر الفاظ کا سہارا نہ ہوتا تو ہمارے کتنے ہی انمول جذبے ان کہے رہ جاتے۔

غرض جب سے ناپلی سٹیشن وجود میں آیا ان گنت ٹرینیں آئی اور گئی ہوں گی لیکن ایسا روح پرور اور سحر انگیز نظارہ نہ زمین نے دیکھا ہوگا نہ آسمان نے۔

بروز اتوار 4 نومبر شام 7 بجے ایک ایسا روح پرور نظارہ دیکھنے میں آیا کہ اطراف واکناف کا سارا ماحول حیرت واستعجاب میں ڈوبا ہوا دم بخود تھا۔ سٹیشن پر قرآن پاک کی تلاوت کی گئی پھر چھوٹی چھوٹی بچیاں اپنی سریلی آوازوں میں پیارے پیارے بول اور پرکشش آوازوں کی گونج میں سارے ماحول پر ایک سکتہ سا طاری کر رہی تھیں۔ حیدر آباد، سکندر آباد کے احمدی مرد وخواتین نہایت منظم طریقہ سے ادب و احترام سے قطار باندھے کھڑے تھے۔ پھر نہایت پرسوز لمبی دعا کے بعد ٹرین چل پڑی۔ پھر ٹرین کے اندر کا ماحول صاف ستھرا محبت اور خلوص بے تکلفی اپنائیت سے بھرپور خوشگوار ماحول کتنا سہانا لگ رہا تھا۔ جدھر بھی نظر اٹھتی جانے پہچانے چہرے ایسے اطمینان اور پرسکون ماحول میں سفر کتنا اچھا لگ رہا تھا۔ اپنائیت کا احساس بھی کتنا اطمینان بخش ہوتا ہے۔

پرخلوص ماحول شاندار انتظامیہ جیسے صفائی کا انتظام، حفاظتی انتظام، کھانے پینے کا انتظام، تعلیم و تربیت کا انتظام، عبادات کا انتظام غرض اس بے مثال انتظامیہ کے سامنے C.M اور P.M کا انتظام بھی ہیچ لگ رہا تھا۔ ٹرین کے ہر ڈبے پر چسپاں بینر خاموش تبلیغ کا کام کر رہے تھے۔ آندھرا پردیش کے اطراف و اکناف کے گاؤں گوداوری، نال گنڈہ، ورنگل، قاضی پیٹھ، کاماریڈی وغیرہ سے زیادہ تعداد میں نومبایعین اور پھر حیدر آباد سکندر آباد سے پرانے احمدی بھی زیادہ تعداد میں سفر کر رہے تھے۔ نومبایعین مرد وخواتین سے اردو وتلگو زبان میں جماعتی روایات اور تربیتی امور پر بات چیت کرنے کا موقعہ ملا۔

امیر قافلہ مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش اور صوبائی قائد مکرم محمد سلیم صاحب، سلطان اللہ دین صاحب اور عبد المتین صاحب انتظامات پر متعین کئے گئے تھے۔ ہر ڈبہ میں خدام کی ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں۔ نہایت مستعدی اور ذمہ داری کے ساتھ تمام والنٹرس اپنے فرائض انجام دیتے رہے ایک ڈبہ میں مائیک سیٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس ساؤنڈ نظام کے تحت روزانہ پانچ نمازیں باجماعت ادا کی جاتی رہیں۔ فجر کی نماز کے بعد درس کا بھی انتظام رہا۔ پھر دن بھر وقت گزاری کا نہایت مقدس ومعتبر طریقہ اختیار کیا گیا۔ ہر روز صبح 10 بجے تا بارہ بجے اور شام 4 تا چھ بجے خدام، اطفال، ناصرات، تربیتی پروگرام میں حصہ لے کر تلاوت، تقاریر، حمد ونعت وغیرہ بڑے اچھے انداز میں سناتے رہے۔ نظامت کے فرائض بھی نہایت حسن وخوبی اور سلیقہ سے ادا کئے گئے۔ وقفہ سے اعلانات ماحول میں بیداری پیدا کر رہے تھے۔ جاتے وقت دہلی کی جماعت کی جانب سے مسافرین کیلئے نہایت سلیقہ مندی سے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔

اور پھر نومبایعین کی تہذیب وشائستگی کو دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ گزشتہ سالوں میں سپیشل ٹرین کے نو مبایعین کے تعلق سے نہایت غلط باتیں مشہور ہوگئی تھیں جو اس سفر کے مشاہدہ سے نہایت غلط ثابت ہوئیں۔ قابل مبارک باد ہیں وہ مبلغین ومعلمین جنہوں نے ان مبایعین کی اسلامی اصول پر بہتر تربیت کی ہے سب اپنی اپنی جگہ نہایت ہی ادب واحترام سے بیٹھے دلچسپی سے پروگرام سن رہے تھے۔ کہنا پڑتا ہے کہ "جذبے صادق ہوں تو راہیں استوار ہو ہی جاتی ہیں"۔

پھر ٹرین کے ماحول نے ایک نہایت ہی سہانا اور دلکش منظر بھی دیکھا کہ باپ کے ساتھ ساتھ بیٹے بھی شانہ بشانہ جذبہ خلوص کے ساتھ باپ کے معاون و مددگار بنے ہوئے ہیں۔ ان سب پیارے خدام بچوں کیلئے ہماری دلی دعائیں اور نیک تمنائیں ہیں کہ اللہ پاک ان سب کو دینی دنیوی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال فرمائے "اللہ کرے ذوق خدمت دین اور زیادہ" آمین۔ ایسے ہی تربیت یافتہ خادم دین اولاد کی ماؤں کے لئے ہی تو حضور خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے "سچے احمدی کی ماں زندہ باد" کا بڑا ہی خوبصورت اور معنی آفریں نعرہ دیا ہے۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کی دلی خواہش کہ "مقصود مرا پورا ہوا گر مل جائیں مجھے دیوانے دو"۔ اللہ پاک نے آپ کی اس دلی خواہش اور تمنا کو آج اس رنگ میں مقبول فرمایا کہ صرف سرزمین آندھرا پردیش میں دو دیوانے تو کیا کئی کئی دیوانے جماعتی کاموں میں تن من دھن سے جٹے ہوئے ہیں۔ کیا خدام اور کیا انصار سبھی احسن رنگ میں خلوص، تندہی، اور والہانہ جذبہ سے سرشار خدمت کا پاکیزہ اور قابل قدر مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور اپنی بے پناہ رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

ایک بوگی میں دواخانہ کا انتظام تھا۔ جہاں پر ایلوپیتھی ہومیوپیتھی اور یونانی ڈاکٹرز موجود تھے۔ ہمہ وقت مسافروں کیلئے اپنی خدمات پیش کر رہے تھے۔ امیر قافلہ وقفہ وقفہ سے بذات خود پوری ٹرین کا جائزہ لیتے اور جہاں بھی کچھ کمی محسوس کرتے والنٹرس اور کارکنوں کو متوجہ کرتے۔ پھر جب ہم قادیان پہنچے تو کسی چہرہ پر ذرا سی بھی تکان کا شائبہ تک نہیں تھا اور ٹرین بھی اتنی صاف ستھری لگتی تھی جیسے کسی لمبے سفر پر جانے کیلئے تیار کھڑی ہو۔ تمام مسافروں کے چہرے ہشاش بشاش ہنستے مسکراتے، کتنا روح پرور سماں تھا لگتا تھا کہ آسمان کے جھروکوں سے فرشتے بھی بڑے چاؤ سے اس روح پرور پرکیف سحر انگیز منظر کا نظارہ کر رہے ہوں۔

پھر قادیان کی بستی تو ایسے جگ مگ کر رہی تھی جیسے فرشتے نور کی بارش برسا رہے ہوں۔ دور دور تک پھیلے ہوئے خیمے حج کے موقعہ پر منیٰ میں نصب کئے خیموں کا منظر پیش کر رہے تھے۔ پھر 50 ہزار مہمانوں کے کھانے کا انتظام نہایت عمدگی سے اور لذیذ کھانے تیار کئے جا رہے تھے بڑی ہی محنت اور لگن سے پکوان کے منتظمین اپنے فرائض انجام دے رہے تھے اور پھر قادیان کے گھر گھر میں بے پناہ رونقیں اتر آئیں تھیں ہر گھر مہمانوں سے بھرا ہوا۔ جلسہ کے تینوں ہی دن بڑے شاندار نظارے دیکھنے اور سننے کو ملے۔

زنانہ ومردانہ جلسہ گاہ میں معلوماتی اور روح پرور تقاریر سننے کو ملیں اور پھر نومبایعین کے تاثرات کی گونج میں جلسہ گاہ کا ماحول کچھ الگ ہی تاثر پیش کر رہا تھا۔ نومبایعین جو اپنے حالات بیان کرتے کہ کن حالات میں انہیں تبلیغ پہنچی پھر بیعت کرنے کے بعد انہیں کن کن تکلیف دہ مراحل سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ تمام سامعین کی آنکھیں پرنم ہوگئیں تھیں بعض کے آنسو ٹپک پڑے غرض نومبایعین کے قبول احمدیت کے دلچسپ اور تکلیف دہ واقعات سے سارے ماحول پر ایک سکتہ سا طاری تھا۔ پھر واپسی پر بھی ہمارا سفر بڑا دلچسپ رہا۔ واپسی میں صوبائی امیر صاحب کی غیر موجودگی میں مکرم جناب خواجہ معین الدین صاحب امیر قافلہ کا اعلان کیا گیا۔ محترم نے نہایت احسن رنگ میں اپنی ذمہ داری نبھائی۔ وقفہ وقفہ سے انتظامات کی جانچ پڑتال کرتے رہے۔ تمام مسافروں کے آرام آسائش اور ضروریات کا بہتر انتظام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

واپسی پر خاکسارہ صوبائی صدر لجنہ آندھرا اور صوبائی سیکریٹریز جتنی وہاں پر موجود تھیں محترمہ اعظم النساء صاحبہ سابقہ صوبائی صدر لجنہ آندھرا کی سرکردگی میں تمام نومبائع خواتین سے تفصیلی ملاقات کی ان کی بعض غلط فہمیوں کو دور کیا ان کے تاثرات دریافت کئے گئے۔ اسلام اور احمدیت کے بنیادی عقائد انہیں بتائے گئے۔ اردو اور تیلگو لٹریچر انہیں دیا گیا 40 افراد کے قریب غیر احمدی احباب وخواتین بھی جلسہ پر آئے تھے۔ ان سے بھی ملاقات کر کے تبلیغ کی گئی۔ سبھی نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور پھر 11 افراد نے ٹرین میں ہی بیعت کی۔ بیعت کے الفاظ جناب عبد الحمید غوری صاحب نے صاف ستھری کھلی کھلی پرکشش آواز میں دہرائے۔ سارے مسافرین بھی بیعت کے الفاظ دہراتے گئے۔ پھر دوسرے دن ہمارا پروگرام معلمین ہبلغین وسرکل انچارج صاحبان سے ملاقات کا تھا۔ جس سے صوبائی سطح پر تعلیم وتربیت کے تعلق سے اہم معلومات ہمیں فراہم ہوئیں۔ سرکل انچارج صاحبان سے ہمیں پتہ چلا کہ آندھرا پردیش میں کل 80 معلمین ہیں۔ اور جلسہ پر 50 معلمین نے شرکت کی ہے۔ پھر ان سے عورتوں اور بچیوں کی تربیت کے انتظام کے تعلق سے دریافت کیا گیا۔ سبھی معلمین کی کمی محسوس کر رہے تھے۔ بہر حال معلمین اور انکی اہلیہ صاحبان بڑی محنت سے نومبایعین کی تربیت کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ غیر احمدی خواتین میں حاجی بی نامی خاتون جو آیورویدک میڈیکل کالج میں کام کرتی ہیں جلسہ کے ماحول سے متاثر ہو کر اپنی عام فہم زبان میں نظم میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

جب دربدر چوٹ کھانے لگے
ہم کو مسیح کے در پر بلایا گیا

ہم نے حاجی بی صاحبہ سے واپسی کے سفر میں تفصیلی گفتگو کی ان کے ساتھ لڑکیاں، عورتیں جملہ 15 تھیں۔ کہنے لگیں یہ سب میرے بھائی بہنوں کے بچے ہیں۔ میں ان سب کو سمیٹ لائی ہوں۔ ہم سب کو تبلیغ پہنچی ہے ہم سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا امام مانتے ہیں۔ لیکن ہمارے مرد جلسہ پر آنے سے

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے

دروغ مصلحت آمیز

روزنامہ جنگ لندن کی ۳ مارچ ۲۰۰۲ء کی اتوار کی خصوصی اشاعت میں پاکستان کے ایک مشہور عالم کا تفصیلی انٹرویو شائع ہوا ہے۔ اس انٹرویو کے آغاز میں ادارہ جنگ کی طرف سے بطور تعارف یہ سطور درج ہیں:

76 سالہ مولانا شاہ احمد نورانی پاکستان کی سیاست میں گزشتہ تیس برس سے سرگرم ہیں۔ اس دوران انہوں نے بہت نشیب و فراز دیکھے۔ کبھی جیل کی سلاخوں کے پیچھے رہے تو کبھی منتخب اسمبلی اور سینٹ میں انکی آواز کی بازگشت سنائی دیتی رہی۔ جمعیت علمائے پاکستان (ن) کے سربراہ کی حیثیت سے انہوں نے اپنی اصولی سیاست، علم و تدبر سے مخالفین سے بھی لوہا منوایا۔ وہ کسی عبوری یا غیر نمائندہ حکومت میں شامل نہیں ہوئے۔ ان کے اصولی موقف کی وجہ سے ان کی جماعت کو نقصان بھی پہنچتا رہا۔ ان کے کئی قریبی ساتھی ان کا ساتھ چھوڑتے رہے لیکن وہ ہمیشہ اپنے اصولوں پر ڈٹے رہے۔ مولانا نورانی کے مذہبی و سیاسی خیالات جاننے اور ان کے ذاتی خیالات سے آگہی حاصل کرنے کیلئے ان سے لاہور اور کراچی میں تین نشستیں ہوئیں، جن میں انہوں نے کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اپنی پسند اور ناپسند تحفظات اور اپنے موقف کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ آیئے مولانا نورانی سے ہونے والی گفتگو کی تفصیلات پڑھیں اور انکی شخصیت کی پرتیں کھولیں:

پاکستان میں تو لوگ ان کو خوب جانتے ہیں۔ ہماری جماعت میں ایک موقع پر جب اپنے بیرونی ممالک کے تبلیغی دورے سے واپسی پر انہوں نے ہمارے مشنوں کے متعلق ایک بیان دیا تو ان کی بہت شہرت ہوئی تھی۔ یاد رہے کہ مولانا کے والد بزرگوار بھی اپنے تبلیغی دوروں کی وجہ سے بہت شہرت کے مالک تھے۔ ان دوروں کے نتیجہ میں جو عطایا وصول ہوتے تھے ان کی تعداد اور انکے صحیح یا غلط جگہ پر خرچ کرنے کے متعلق اس زمانے کے لٹریچرز میں بہت سی گفتنی و ناگفتنی باتیں لکھی جاتی تھیں۔

زیر نظر انٹرویو میں جب ان سے پوچھا گیا کہ ''آپ مصلحتاً جھوٹ بولتے ہیں؟'' تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ہے، میں جھوٹ نہیں بولتا اور کوشش کرتا ہوں کہ مصلحتاً بھی جھوٹ نہ بولوں۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے گھر کوئی ہم سے ملنے کیلئے آتا ہے اگر میں مطالعے یا کسی اور کام میں مصروف ہوں یا لیٹا ہوا ہوں تو میرے بچے مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ابا ان سے کہہ دیں کہ آپ گھر پر نہیں ہیں؟ میں فوراً بچوں کو ڈانٹ دیتا ہوں کہ توبہ توبہ، استغفراللہ، جھوٹ بولتے ہو بس کہہ دو کہ میں آرام کر رہا ہوں۔ میں نے بچوں کو بھی بچپن سے یہ عادت ڈالی ہے کہ جھوٹ نہیں بولنا۔ اگر کبھی غلطی سے کوئی جھوٹ بول دیا ہو تو کچھ یاد نہیں ورنہ مصلحتاً بھی جھوٹ نہیں بولتا۔''

یہ جواب پڑھ کر مولانا کے اس بیان کی یاد تازہ ہوئی جس میں انہوں نے اس صدی کا سب سے بڑا جھوٹ بولنے کا ریکارڈ بنانے کیلئے یہ مضحکہ خیز بیان دیا تھا کہ میرے تبلیغی دورے سے ''مرزائیوں کے اسّی فیصد مشنوں پر تالے پڑ گئے ہیں''۔ مولانا کے انٹرویو سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا حافظہ بہت اچھا ہے اور وہ اپنے حافظہ پر زور دے کر ہمارے اسّی فیصد مشنوں کی فہرست بھی جاری کر سکتے ہیں جو انکی 'تبلیغ' کی وجہ سے بند ہو گئے تھے۔ مولانا صاحب نے مذکورہ بالا بیان دیتے وقت اور اس کے بعد بھی جماعت کی طرف سے چیلنج ہونے پر کبھی بھی ان مشنوں کی تفصیل نہیں بتائی جن کا انہوں نے اپنے اس معرکۃ الآراء جھوٹ میں ذکر کیا تھا۔

زیر نظر انٹرویو میں مولانا صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی کوششوں کو بڑے فخر سے بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ:

''اسی طرح سے بعد میں قادیانیوں کا مسئلہ آیا۔ الیکشن میں قادیانیوں نے پیپلز پارٹی کو بہت سپورٹ کی تھی۔ وہ تو انہیں اقلیت قرار دینے کو تیار نہیں تھے۔ لیکن جب میں نے قرارداد پیش کی تو الحمدللہ ان کو ماننا پڑا۔''

بھٹو صاحب کی مذہبی واقفیت اور اسلام پسندی کا تو سب کو علم ہے وہ اپنی سیاسی کامیابی کیلئے کچھ بھی کر سکتے تھے۔ احمدیوں کے متعلق ان کی کاروائی بھی محض اسی وجہ سے تھی کہ نام نہاد علماء یا مذہبی اجارہ داروں نے انہیں یقین دلایا تھا کہ ان کی بات مان کر وہ ہیرو بن جائیں گے۔ اور پھر سیاسی لحاظ سے انہیں کوئی خطرہ باقی نہیں رہے گا۔ (یہ دوسری بات ہے کہ ان کی یہی بات انکی سب سے بڑی سیاسی غلطی ثابت ہوئی جس کا عبرت ناک نتیجہ انہوں نے بہت جلد دیکھ لیا) بھٹو صاحب سے اپنی بات منوانے کیلئے جو دلیل کارگر ہوئی وہ یہ تھی:

''میں نے بھٹو صاحب سے کہا کہ آپ وزیر اعظم ہیں، اس ملک کے سربراہ ہیں، اگر کوئی دوسرا شخص کھڑا ہو جائے کہ جی میں بھی وزیر اعظم ہوں تو ظاہر ہے میں یہ کہوں گا کہ پاگل ہے یا غدار ہے، اس پر مقدمہ چلاؤ۔ تو ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مسئلہ ہے ان کے بعد کوئی نبی نہیں، کوئی رسول نہیں الحمدللہ بھٹو صاحب نے اس سے اتفاق کیا۔ اس مسئلے میں عبد الحفیظ پیرزادہ اور یحیٰ بختیار دونوں ہمارے بہت بڑے سپورٹر تھے۔ چنانچہ اس معاملہ پر ہمارا معاہدہ ہوا، جس کو بڑی شہرت ملی۔''

یہ دلیل بھی جھوٹ کا ایک شاہ کار ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر حضرت مرزا صاحب نے کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ آپ تو غلام احمد تھے اور اپنی اسی غلامی کو اپنے لئے سب سے بڑی شان سمجھتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اسی طرح آپ نے فرمایا:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اسکا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

اور یہ بھی کہ:

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

اس موضوع پر اگر حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے اقتباسات جمع کئے جائیں تو ان کی ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔

اس انٹرویو میں مولانا صاحب نے اور بھی ایسی متعدد باتوں کا دعویٰ کیا ہے جسے وہ دلیل کے ساتھ ثابت نہیں کر سکتے اور یہ وہی باتیں ہیں جن کا بڑی عمدگی سے مدلل جواب جماعت کی طرف سے بار بار دیا جا چکا ہے اس لئے یہاں انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے تاہم اس موقع پر اگر اس امر کو زیر غور لایا جائے تو مفید ہو سکتا ہے کہ پاکستان میں حکومت کی سطح پر علمائے کرام کی مشترکہ کوششوں سے ان کے خیال میں ایک بہت بڑی اسلامی خدمت سرانجام دی گئی اور اس طرح کوشش کی گئی کہ ''ختم نبوت کا تحفظ'' ہو جائے اور مسلمانان پاکستان اس نقصان سے بچ سکیں جو انہیں اس وجہ سے ہو رہا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں 1974ء میں یہ نام نہاد کارنامہ انجام دیا گیا تھا کہ علماء نے علمی میدان اور دلائل کے زور سے اپنی بات منوانے میں ناکامی کا عملاً اعتراف کرتے ہوئے سیاست کے میدان میں جا کر حکومت سے اپنی بات منوالی اس سانحہ کے بعد سے پاکستان نے معاشی میدان میں، اقتصادی میدان میں، علمی میدان میں، امن و امان کے میدان میں، خارجی امور کے میدان میں، بین الاقوامی تعلقات کے میدان میں کس قدر ترقی حاصل کی ہے اس سلسلہ میں یقیناً دو آراء نہیں ہو سکتیں کہ پاکستان اس کے بعد ہر میدان میں کمزوری اور ناکامی کی عمیق گہرائی میں گرتا چلا جا رہا ہے۔ جبکہ اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے صرف پاکستان میں ہی نہیں دنیا بھر میں ترقی پر ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔

خدا کرے کہ پاکستان جھوٹ کی نحوست سے نکل کر سچائی کے راستہ پر گامزن ہو اور مسلمانان عالم عزت و سربلندی حاصل کریں۔

(عبدالباسط ابن عبدالرحیم ایانت
مرحوم ناظم دارالقضا یوکے)

بقیہ صفحہ: (10)

خوف کھا رہے تھے۔ میں ہمت کر کے ان سب کو لائی ہوں۔ ہم نے دریافت کیا کہ کہیں آپ بلا اجازت تو نہیں لائیں۔ کہنے لگیں ان سب کے ماں باپ سٹیشن پر ہمیں چھوڑنے آئے تھے بڑے جوش و خروش سے کہنے لگیں کہ میں اب اپنے پورے خاندان میں پورے محلہ میں تبلیغ کروں گی۔ غرض واپسی کا سفر بھی بڑا دلچسپ رہا۔ ان محترمہ کے خیالات سن کر بڑی مسرت ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ارادوں کو ان کے خیالات کو استحکام بخشے۔

جوں جوں حیدرآباد سٹیشن قریب آ رہا تھا کارکنوں اور والنٹرز کی بہتر کارکردگی اور بہتر تعاون عمل پر بار بار امیر قافلہ کی جانب سے شکریہ ادا کیا جاتا رہا۔ لیکن والنٹرز اور کارکنوں کے چہرے زبان حال سے کہہ رہے تھے شکریہ ادا کر کے آپ ہم سب کو شرمندہ کر رہے ہیں، ہم سب تو آپ کے نہایت ممنون و مشکور ہیں کہ آپ نے ہمیں اس کام کیلئے منتخب فرما کر بہت بڑا اعزاز بخشا ہے ہماری آپ سے گزارش ہے کہ آئندہ بھی ایسی دینی خدمات کیلئے ہمیں یاد رکھیں۔

غرض تمام عہدیدار کارکنان اور والنٹرز نے اپنے مفوضہ فرائض کو نہایت احسن رنگ میں ادا کیا۔ ہماری دلی دعائیں اور نیک تمنائیں آپ سب کے ساتھ ہیں اللہ پاک آپ سب کو دین و دنیا کی اعلیٰ ترین نعمتوں سے مالا مال فرمائے نفوس و اموال میں بے حد برکت ڈالے۔ آمین۔

لیکن ہماری تشنگی تو جوں کی توں رہ گئی۔ لگتا ہے کہ انتظامیہ کی ستائش ٹھیک ڈھنگ سے نہ ہو سکی۔

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
اب دیکھئے ٹھہرتی ہے جا کر نظر کہاں

پیارے خدام بچو! تھکو مت، درماندہ نہ ہو ایک کام کے بعد دوسرے کام کی تلاش میں رہو اسی کو اپنی آخری منزل نہ خیال کرو بلکہ آپ کے دینی خدمات کیلئے وسیع تر میدان پھیلا ہوا ہے جیسے کہ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں پیغام دے رہے ہیں:

منزلیں دے رہی ہیں آوازیں
صبح محو سفر ہو شام چلو
تم اٹھے ہو تو لاکھ اجالے اٹھے
تم چلے ہو تو برق گام چلو
تم سے وابستہ ہے جہان نو
تمہیں سونپی گئی زمام چلو
نور کی شاہراہوں پر آگے بڑھو
سال کے فاصلے لمحوں میں طے کرو
خون بڑھے میرا تم جو ترقی کرو
قرۃ العین ہو ساربان کیلئے

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کی متضرعانہ دعاؤں کے پانی سے سیراب ہو کر آج جو تمام عالم میں احمدیت کا باغ لہلہاتا نظر آتا ہے گلشن احمدیت میں یہ بہار خدا کے اس برگزیدہ مسیح کی محنتوں اور دعاؤں کا ہی تو فیض ہے کہ احمدیت کا درخت ساری دنیا پر سایہ فگن ہو کر اپنی شاخیں چاروں طرف پھیلا رہا ہے اور اپنے شیریں پھلوں سے بھوکوں اور پیاسوں کی بھوک اور پیاس کو بجھانے کا ذریعہ بن رہا ہے۔ ❀❀❀

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Tel Fax :(0091)01872-20757
Tel Fax:(0091) 01872-21702

Vol:51 Wednesday 1st May 2002 Issue. No. 18

برطانیہ میں عالمی مجلس ”تحفظ ختم نبوت“ پر پابندی

روزنامہ 'نوائے وقت' لاہور 29/مارچ میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق برطانوی حکومت نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر پابندی لگا کر مجلس کے تین مرکزی راہنماؤں اور بورڈ آف ٹرسٹیز کی بنیادی رکنیت کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔

یاد رہے کہ تحفظ ختم نبوت نام کی تنظیم پہلے پہل پاکستان میں 1953ء اینٹی احمدیہ موومنٹ کے دنوں میں دیوبندیوں کی سیاسی پارٹی مجلس احرار کی طرف سے پاکستان میں اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو بحال کرنے کیلئے بنائی گئی تھی۔ تاریخی ریکارڈ کے مطابق 13 دسمبر 1954ء کو سید عطاء اللہ شاہ بخاری مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر اوّل قرار پائے۔ بعد میں اس تنظیم میں جماعت اسلامی اور جمیعۃ العلماء جیسی سیاسی پارٹیاں بھی شامل ہوگئیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر سایہ وہابی، دیوبندی اور اہل حدیث مسلک کے سیاسی علماء نے پاکستان میں بالخصوص 1953 پھر 1974 پھر 1984 میں بے انتہا دہشت گردی پھیلا کر اور چندے بٹور کر خوب خوب سیاسی فوائد حاصل کئے۔

بعد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس کاروبار کو بھارت سمیت دنیا کے اور کئی ملکوں میں بھی پھیلایا گیا۔ بھارت میں پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی۔ایس۔آئی نے اپنے سیاسی مفادات کے حصول کیلئے مجلس تحفظ ختم نبوت کا استعمال کیا ہے۔ چنانچہ اسی تعلق میں دہلی کے ا ہفت روزہ ”جرس کارواں“ نے اپنی 28 جون 1997 کی اشاعت میں ایک حقیقت افروز تبصرہ کیا تھا۔ اخبار لکھتا ہے۔

”پاکستان کی خفیہ تنظیم انٹر سروسز انٹیلی جنس آئی ایس آئی نے افغانستان میں دراندازی اور طالبان کی آڑ لے کر جو کھیل شروع کیا تھا اس میں کامیابی ملنے سے اب زیادہ بلند حوصلہ ہوگئی ہے اور ہندوستان میں بھی نفاق کی آگ لگانے کیلئے کوششوں میں مصروف ہے۔

آئی ایس آئی کی اس نئی سازش کا سب سے تشویش ناک پہلو یہ ہے کہ اس نے دیوبند مکتبۂ فکر کے لوگوں کو اپنے جھانسے میں لینا شروع کر دیا ہے۔ علمائے دیوبند کے جذبۂ حب الوطنی پر شک کی نگاہ ڈالنے کی جرأت کس میں ہے۔ مگر اس مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے طالبان کی، افغانستان میں فتوحات نے، آئی ایس آئی کو دیوبندیوں پر ڈورے ڈالنے کی ترغیب دی ہے اور ایسے واضح اشارے ملنے لگے ہیں کہ دیوبندیوں کو سر منظر لا کر آئی ایس آئی نفاق بین المسلمین کا گھناؤنا کھیل شروع کرنے کی تیاری میں مصروف ہے۔

آئی ایس آئی کی اس نئی سازش کے کئی پہلو ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں میں خلفشار کا آغاز بالکل بے ضرر طریقے سے کیا جائے یعنی کہ احمدیوں کے خلاف تحریک سے انہیں منظم کیا جائے۔ احمدیہ فرقہ کو پاکستان میں غیر مسلم قرار دیا جاچکا ہے۔ احمدیوں کا صدر مقام قادیان (پنجاب) میں واقع ہے۔ اور اس ملک میں احمدیوں کو بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ تصور کیا جاتا ہے دیوبندیوں کو اس کیلئے تیار کیا جارہا ہے کہ وہ مظاہرے شروع کریں اور خاص کر یہ معاملہ اٹھائیں کہ احمدیہ فرقہ کو پاکستان کی طرح یہاں بھی قانون بنا کر خارج از اسلام قرار دیا جائے“

یہ نہیں کہ پاکستان میں بنائی جانے والی تنظیم خود بہت زیادہ محفوظ رہی ہو اس تنظیم کے اندر بھی چندے اور عہدے کے معاملے میں سخت نفاق رہا ہے اور مسلمانوں کے دوسرے فرقے ہمیشہ اسے اپنا دشمن سمجھتے رہے ہیں چنانچہ پاکستان میں اس تنظیم کے نہایت بدزبان صدر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو دن دہاڑے بازار میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔

اگرچہ پاکستان میں تحفظ ختم نبوت تنظیم پر تو پابندی نہیں لگائی گئی ہے۔ لیکن جن انتہا پسند گروپوں پر پاکستان میں پابندیاں لگی ہیں ان میں سے کئی تحفظ ختم نبوت کے بھی سرگرم کارکن ہیں۔ لیکن برطانیہ نے تو عالمی تحفظ ختم نبوت تنظیم کو دہشت گرد قرار دے کر باقاعدہ اس پر پابندی لگادی ہے

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لنڈن اب انٹرنیٹ پر بھی

☆...... احباب کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مارچ ۲۰۰۱ء کے آغاز سے ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا انٹرنیٹ ایڈیشن اب جماعت کی مرکزی ویب سائٹ www.alislam.org پر مہیا ہے۔

اس میں الفضل انٹرنیشنل کے پرانے شماروں سے ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، خطبات جمعہ، اہم خطابات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، منظوم کلام، اہم مضامین، حاصل مطالعہ اور الفضل ڈائجسٹ وغیرہ کا انتخاب دیا جارہا ہے۔ امید ہے احباب نہ صرف اس سے خود استفادہ کریں گے بلکہ اپنے دوستوں اور غیر از جماعت احباب کو بھی اس ویب سائٹ سے استفادہ کی تحریک کریں گے۔

☆...... اسی طرح احباب کو یہ معلوم کر کے بھی خوشی ہوگی کہ جماعت احمدیہ امریکہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ کتب روحانی خزائن کا مکمل سیٹ یعنی ۲۳ جلدیں، ملفوظات کی ۱۰ جلدیں اور اشتہارات کی تینوں جلدیں کل ۳۶ کتب دو عدد CDs پر مہیا کردی ہیں۔ خواہشمند حضرات جماعت کی ویب سائٹ www.alislam.org پر رابطہ کر کے براہ راست ان CDs کے لئے آرڈر دے کر منگوا سکتے ہیں۔ ہر دو CDs کی قیمت صرف بیس امریکن ڈالر ہے۔

امید ہے احباب اس نہایت بیش قیمت علمی اور روحانی خزانہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

برطانیہ میں جماعت احمدیہ کا

جلسہ سالانہ

26-27-28 جولائی 2002 بروز جمعہ ہفتہ اتوار

اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوگا

احباب سے اس جلسہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے

پاکستان میں تین مذہبی تنظیموں کے اکاؤنٹس منجمد

سٹیٹ بینک آف پاکستان نے ملک میں 3 مذہبی تنظیموں کے بینک اکاؤنٹس منجمد کردئے۔ روزنامہ خبریں 25/اپریل کے مطابق بینک کے نوٹیفکیشن میں تمام مالیاتی اداروں اور شیڈول بینکوں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ اثبات الانصار، سلافست گروپ اور الاقصیٰ مارٹرز بریگیڈ کے بینک اکاؤنٹس فوری طور پر منجمد کردیں۔ تمام بینکوں کو اپنی برانچوں میں ان تنظیموں کے کھاتوں اور ان میں موجود رقوم کی تفصیل 26/اپریل تک جمع کروانے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ سٹیٹ بینک نے یہ سرکلر وزارت خزانہ کی ہدایات پر جاری کیا ہے۔ ان تنظیموں پر اسامہ کی مالی مدد کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ امریکہ نے 23/ستمبر 2001ء کو جن 27 اداروں، تنظیموں اور افراد پر پابندی لگائی تھی یہ تنظیمیں بھی اس فہرست میں شامل ہیں ☆☆

امریکہ کی سب سے بڑی مسلم تنظیم پر پابندی

روزنامہ نوائے وقت 25/اپریل کے مطابق امریکہ نے وہاں کی سب سے بڑی مسلم فلاحی تنظیم ہولی لینڈ فاؤنڈیشن فار ریلیف اینڈ ڈیویلپمنٹ پر دہشت گرد تنظیم حماس کیلئے چندہ اکٹھا کرنے کے الزام میں پابندی لگادی ہے جبکہ تنظیم کا کہنا ہے کہ ان پر عائد الزام غلط ہے اور اس بناء پر مذکورہ تنظیم نے امریکی حکومت کے خلاف مقدمہ دائر کردیا ہے ☆☆

”میرا ایمان امن ہے“ عنوان کے تحت سویڈن میں کامیاب سمپوزیم

23/جنوری 2002ء کو سویڈن میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ”میرا ایمان امن ہے“ عنوان سے نہایت کامیاب بین المذاہب سمپوزیم منعقد ہوا۔ اس میں عیسائیت، یہودیت، سکھ مذہب، بدھ مذہب اور زرتشت مذہب کے سکالروں نے حصہ لیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے میر عبدالقادر صاحب نے حصہ لیا۔ گوتھن برگ (سویڈن) ٹی وی نے اس تعلق میں خبریں نشر کیں ☆☆